

پندرہ روزہ

الشیعیت

کو جرانوالہ

نیز پرستی:
شیخ الحدیث مولانا محمد سر فراز خان صفدر دامت بر کاظم

نیزاد است:
ابو عمار زاہد الرّاشدی

الشّریعۃ الکادی
مرکزی جامع مسجد کو جرانوالہ

حدت امت کا داعی اور غلبہ اسلام کا عالم بدار

سکات، انگریز اور ہم

انگریز جھوٹی اور منافق قوم ہے۔ یہ رائے سکات لینڈ کی شہر آفاق اور بیسٹ سلرویم سپارک کی ہے۔ سپارک کی مشہور کتاب (پر اُم آف مس جیسن برودی) پر فلم بھی بنائی گئی جو ہٹ ہوئی۔ سپارک آدمی انگریز ہے اور آدمی سکات لیکن اس کی زندگی بھر کا نچوڑ یہ ہے کہ سکات اگرچہ منہ چھٹ ہوتے ہیں لیکن سچے اور قابلِ اعتماد ہوتے ہیں جبکہ انگریز ظاہری رکھ رکھاؤ کے باوجود دھوکے باز فرمی اور ہستیا کے مریض ہوتے ہیں۔ ”لندن پر کبھی اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔“ لیکن جو کچھ انگریزوں نے سکات لینڈ کے ساتھ کیا وہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ سادہ دل سپارک کو معلوم ہی نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔

بنگلی برہمن نند کمار نے وارن ہینگز پر الزام لگایا کہ اس نے میر جعفر کی بیوہ منی بیگم سے سازھے تین لاکھ روپے (اس وقت کے جزل وارن ہینگز کو مجرم قرار دے دیا گیا لیکن ملکتہ کے باہر کھلے میدان میں پچانسی نند کمار کو دی گئی۔) اودھ کے نواب آصف الدولہ سے بنا رس چھین کر راجہ چیت سنگھ کو سازھے باہمیں لاکھ سالانہ کے عوض دیا گیا۔ بے چارہ ہندوستانی راجہ ساویگی سے معاملہ پر کار بند رہا لیکن گورنر جزل نے حکم دیا کہ پانچ لاکھ سالانہ کی رقم معاملے کے علاوہ بھی دی جائے۔ راجہ نے دو سال تک تو رعلیا کاخون نچوڑ کر یہ رقم ادا کی لیکن تیرے سال ایسا نہ کر سکا اسے معزول کر دیا گیا اور چالیس لاکھ سالانہ کے بد لے ریاست کی اور کو دے دی گئی۔

شجاع الدولہ کا ”لائق“ فرزند آصف الدولہ اودھ کی گدی پر بیٹھا تو طے یہ ہوا کہ وہ اس انگریزی فوج کے مصارف بروادشت کرے گا جو اس کے علاقے میں رہے گی۔ معاملہ میں یہ بات طے تھی کہ شہزاد خزانہ بیگمات اودھ کی ملکیت میں ہو گا۔ لیکن لندن کے بیوں کو ہر رات بیگمات اور ان کا خزانہ خواب میں نظر آتے تھے۔ آخر کار مزید فوج بھیجی گئی اور بیگمات کا محاصرہ کر لیا گیا، انہیں بھوکار کھا گیا۔ پر وہ دارخواتین کو سکینیوں اور بندوقوں کے بیوں سے پیٹا گیا۔ انہیں شاہی محلات کے صحن میں کھینٹا گیا، کوڑے مارے گئے اور آخر کار قید میں ڈال دیا گیا اور وہ ساری حرکتیں کی گئیں جو اپنا نے لندن کا خاصہ رہی ہیں۔ یوں بیگمات اودھ سے ۷۶ لاکھ روپے وصول کیے گئے۔ لیکن یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ سادہ دل سکات مصنفہ ڈیم سپارک کو کیا خبر کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔

انگریز بھارت سے رخصت ہو گئے، سری لنکا سے بھی چلتے گئے۔ بنگلہ دیش بھی چھوڑ گئے، لیکن جنوبی ایشیا کا ایک ملک ایسا ہے جس میں وہ آج بھی موجود ہیں۔ کیا ہوا اگر ان کا رنگ گورا نہیں رہا۔ کیا ہوا اگر وہ انگریزی اب سندھی میں، بلوچی میں، پشتو میں اور پنجابی میں بولتے ہیں یا بولتے ہی نہیں ہیں۔ کیا ہوا اگر وہ فرماں کوٹ اور ہیئت اور ٹالوں کی بجائے کھڑکڑا تے ہوئے مقامی ملبوسات پہنتے ہیں۔ آخر وہ رہتے تو انسیں محلات میں ہیں جن میں رہا کرتے تھے۔ اور انہیں لوگوں پر حکمرانی کرتے ہیں جن پر کیا کرتے تھے اور انہیں ہر عید پر انہیں زمینداروں کی اولاد سلام کرنے آتی ہے جو ہر عید پر سلام کرنے آیا کرتے تھے۔ سادہ دل سپارک کو کیا معلوم کہ لندن نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔ آج بچاں سال بعد بھی انگریزوں کے قائم کردہ وہ (INSTITUTIONS) جوں کے توں قائم ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ۱۹۳۸ء سے پہلے تھے۔ زرعی زمین کی ملکیت کا ڈھانچہ اور رسول سرسوس کا ڈھانچہ۔ ان دو ڈھانچوں نے بچاں سال بعد بھی قوم کے وجود کو ڈھانچے سے آگے نہیں بڑھنے دیا۔ جب تک یہ دو ڈھانچے تبدیل نہیں ہوں گے، ۲۰۱۰ء ہو یا ۲۰۱۴ء ہم وہیں ہوں گے جہاں تھے۔

سکات لینڈ کی مصنفہ سپارک تو یوں ہی رو رہی ہے، ہمیں دیکھئے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا!

نحمدہ تعالیٰ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آله و صحبہ اجمعین
پندرہ روزہ

الشیعۃ کا ذمی

للہ تعالیٰ الشیعۃ سر جمعت گوجرانوالہ

الشیعۃ کا ذمی
گوجرانوالہ
ترجمان

شمارہ ۸

۱۲ اپریل ۱۹۹۹ء بمحابق ۲۸ ذی الحجه ۱۴۲۰ھ

جلد ۱۰

زمرہ مدرسی
حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر
حضرت مولانا صوفی عبد الجمید سواتی
ربیعہ التحریر
ابو عمر زاہد الراشدی
صدر
حافظ محمد عمار خان ناصر
صدر منسٹر
عامر خان راشدی

زمرہ مبارک

سالانہ ایک سو روپے
فی پرچہ پانچ روپے
برونی ممالک سے
دوسرا کی ڈال رسالات

خط و کتابت کے لیے

مرکزی جامع مسجد
پوسٹ بکس 331 گوجرانوالہ
نوں و فیکس
0431-219663
ای میل
alsharia@paknet4.ptc.pk
ویب ایڈریس
<http://www.ummah.net/al-sharia>

زندہ مشکرات

آخری صفحہ دو ہزار روپے
اندر مولیٰ صفحہ نائیٹل پندرہ سو روپے
اندر مولیٰ صفحہ عام بارہ سو روپے

رکیس	کلمہ حق
۳	رکیس التحریر
۷	مولانا خلیل احمد سارنپوری مولانا محمد سرفراز خان صدر
۸	مولانا صوفی عبد الجمید سواتی
۹	مولانا زاہد الراشدی اسلامی نظام اور ہمارا طرز عمل
۱۱	حامد میر ریاض برا اور پنجاب حکومت
۱۲	دارالاقاء و دارالعلوم حنفی سیئی بیٹی کی شرعی حیثیت
۱۴	ادارہ جرس نازوان
۱۸	ادارہ تعارف و تبصرہ

مسٹر مائیکل سکات سے چند باتیں

فرانس کی ایک میلی ویژن کمپنی کے فرماندہ مسٹر مائیکل سکات ان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں اور مختلف دینی جماعتوں کے راہنماؤں سے مل رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ مغرب اور عالم اسلام کی موجودہ کلکش کے حوالہ سے اسلامی تحریکات بالخصوص جمادی قوتوں کی سرگرمیوں کے بارے میں ایک دستاویزی قلم کی تیاری میں مصروف ہیں اور اس کے لیے مختلف حمالک کا دورہ کر رہے ہیں۔

وہ گوجرانوالہ میں میرے پاس بھی آئے اور مختلف امور پر دونوں نشتوں میں ان سے تفصیلی سفتو ہوئی۔ ایک نشست میں انہوں نے میرا انٹرویو لیا اور اس کے بعد میں نے ان سے کہا کہ میں بھی ان سے کچھ سوال و جواب کرنا چاہوں گا تو دوسری نشست کے لیے تیار ہو گئے، یہ گنتلو اگریزی زبان میں ہوئی اور چونکہ میں کلکش سے بالکل نابلد ہوں اس لیے ایک نشست میں ترجمان کے فرانسیش میرے بڑے بیٹے حافظ محمد عمار خان ناصر اور دوسری نشست میں چھوٹے بیٹے عمار خان راشدی نے سراجخان دیے اور زندگی میں پہلی مرتبہ ان کی اس صلاحیت کا انعام دیکھ کر بے حد سرفت ہوئی۔ ابتداء تعالیٰ انہیں نظر بد سے محفوظ رکھیں اور ان کی صلاحیتوں اور تو ایسا یہ کہ اپنے دین کی سرہنڈی کے لیے قبول فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

مسٹر مائیکل سکات کا کہنا ہے کہ وہ بوسنیا کی جگ کے دران وہاں گئے تو اسیں یہ دیکھ کر تجھ ہوا کہ بہت سے نوجوان مختلف علاقوں سے وہاں آکر لڑائی میں شریک تھے جن کا اس خط کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا لیکن وہ بوسنیائی مسلمانوں کے شانہ بیٹانے اس مزركہ میں سربوں کے خلاف لا رہے تھے اور شہید ہو رہے تھے۔ انہوں نے ایک برطانوی نوجوان کو دیکھا جس کی شادی ایک بوسنیائی خاتون سے ہوئی تھی کہ وہ وہاں مجہد کی حیثیت سے جگ میں شریک ہے اور اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ دوسرے کنٹی علاقوں میں جا کر جنادیں شریک ہو چکا ہے۔ جن علاقوں کے ساتھ اس کا سرے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے ان کے ذہن نے سوچا کہ آخر دہ کو نائلک اور تعلق ہے جو دنیا کے مختلف خطوط کے نوجوانوں کو ایک دوسرے کے علاقوں میں جا کر لڑنے پر مجبور کر دیا ہے؟ اور وہ یہی رشتہ معلوم کرنے کے لیے مختلف حمالک میں گھوم پھر رہے ہیں۔ مائیکل سکات سے بعض اہم امور پر جو گفتگو ہوئی اس کے کچھ پہلو اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ مغرب اور عالم اسلام کی موجودہ کلکش کے بارے میں انہوں نے میرا نقطہ نظر معلوم کرنا چاہا تو راقم المعرف نے عرض کیا کہ یہ کلکش تو موجود ہے اور وہ بدن بڑھتی جا رہی ہے، اس کے اسہاب و عوامل کے حوالہ سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پیچے یہودی سازش کار فرمایا ہے اور یہودیوں نے صلیبی جنگوں میں مسلمانوں اور عیسائی دنیا کی کلکش کے تاریخی پیش منظر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مغرب کی عیسائی حکومتوں اور عالم اسلام کو آئنے سامنے لا کھڑا کیا ہے، ورنہ اس کلکش میں اصل مفاد یہودی قوم کا ہے اور عیسائی قوت اور وسائل اس میں یہودیوں کے مغاذات کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہودیوں کی پہ نسبت مسلمان اور عیسائی آپس میں زیادہ قریب ہیں جس کا ذکر قرآن کریم نے بھی کیا ہے اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی مسلمانوں اور عیسائیوں کے ایک تیری قوت کے خلاف اتحاد کی پیش گوئی کی ہوئی ہے۔ اس لیے ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ مغرب اور عالم اسلام کی موجودہ کلکش یہودیوں کی پیدا کردہ ہے اور اگر مغرب کے مسکنی دانشوروں تک میرا پیغام پہنچ سکے تو ان سے میری گزارش ہے کہ وہ اس سازش کو پوچھائیں اور مسکنی دنیا کی قوت اور وسائل کو یہودیوں کے حق میں استعمال ہونے سے روکیں، اس مقصد کے لیے ہم ان سے گفت و شنید، مذاکرات اور اتفاق و تفہیم کے لیے ہر وقت تیار ہیں بلکہ میں نے چند سال قبل امریکہ اور برطانیہ کے دو ذمہ دار مسکنی مذہبی راہ نمازوں سے براہ راست اس مسئلہ پر گفتگو کی کہ انسانی سوسائٹی کو آسمانی تعلیمات سے ایک سازش کے تحت پافی کیا گیا ہے جس کا نتیجہ حلال و حرام کے تصور سے آزاد فری سوسائٹی کی صورت میں آج ہمارے سامنے موجود ہے اور شراب بد کاری اور حرام خوری کی ازاوی نے خاندانی سسٹم کو تباہ کرنے کے ساتھ انسانی معاشرہ کے ذہنی سکون کو غارت کر کے رکھ دیا ہے۔ اس لیے انسانی معاشرہ کو آسمانی تعاملات کے دائرہ میں واپس لانے کے لیے مسلمانوں اور مسکنی امت کے ذہنی راہنماؤں کو مشترک جدوجہد کرنی چاہیے۔

مسٹر مائیکل سکات نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں اس کلکش میں اضافہ ہو گایا اسے کم کرنے کا کوئی امکان بھی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ کلکش دن بدن بڑھے گی اور اس میں کسی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مغرب کی مسکنی قوتوں کو ابھی تک اس کا احساس نہیں ہوا کہ انہیں کوئی تیری قوت استعمال کر رہی ہے اور انہیں عالم اسلام کے سامنے صاف آراء کر کے اپنے مقاصد حاصل کر رہی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ عالمی سطح پر کوئی فورم موجود نہیں جو اس کلکش کو کم کرنے کے لیے موڑ کروار ادا کر سکے۔ لے دے کے ایک اقوام تھے ہے اور وہ اس کلکش میں غیر جاندار نہیں بلکہ عالم اسلام کے خلاف خود فرقہ ہے۔ حتیٰ کہ خود اس کا اپنا تنظیمی ذھانچہ اس قدر غیر متوازن ہے کہ عالم اسلام کو کسی بھی درجہ میں اس سے انصاف کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی،

عالم اسلام کو سلامتی کو نسل کی ایک بھی مستقل نشست حاصل نہیں ہے۔ وینچا پور حاصل نہیں ہے اور اقوام متحده کی پالیسی سازی میں کوئی موثر حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اس لیے مغرب اور عالم اسلام کی موجودہ کمکش میں اقوام متحده سے کسی موثر کردار کی توقع کرنا فضول ہو گا۔ ہاں اگر اقوام متحده کی از سر نو تنظیم کر کے اس کے تنظیمی ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں، معروضی صورت حال کے مطابق عالم اسلام کو اس میں پوری تماشیدگی دی جائے، سلامتی کو نسل کی مستقل نشستیں مسلم ممالک کے لیے بھی مخصوص کی جائیں، انہیں وینچا پور حاصل ہو، پالیسی کی تشکیل اور کنشوں میں انہیں موثر حیثیت حاصل ہو اور اقوام متحده کے چارڑ پر نظر ہانی کر کے اس میں اسلامی عقائد و روایات اور کلپر کا بھی لحاظ رکھا جائے تو پھر شاید یہ ممکن ہو کہ اقوام متحده مغرب اور عالم اسلام کی کمکش کو کرنے کے لیے کوئی کردار ادا کر سکے۔

یہودیوں کے گردار کے بارے میں ماہیکل سکات نے کہا کہ اس معلمہ میں اہل مغرب کی سوچ کا انداز مختلف ہے اور آپ لوگ یعنی مسلمان انہیں جس نظر سے دیکھتے ہیں ہم اہل مغرب انہیں اس طرح نہیں دیکھتے بلکہ ہم انہیں مظلوم سمجھتے ہیں اور مغرب کا عام آدمی یہ سوچتا ہے کہ یہودیوں پر صدیوں تک مظالم ہوتے رہے ہیں اس کے رد عمل میں یہودیوں کی موجودہ صورت حال ایک "تحمّل ظانیٰ کیفیت" ہے اور جب ہم یہودی قوم کے موجودہ حالات کو ان پر صدیوں سے ہونے والے مظالم کے پس منظر میں دیکھتے ہیں تو لازماً ان کے بارے میں ہماری سوچ مسلمانوں کے تاثرات سے مختلف ہوتی ہے۔

میں نے اس کے جواب میں عرض کیا کہ یہ بات درست ہے کہ یہودیوں پر صدیوں تک مظالم ڈھانے گئے ہیں اور انہیں مصائب و مخلقات کے ایک طویل دور سے گزرا ہا ہے لیکن یہ مظالم ہم مسلمانوں نے تو نہیں ڈھانے۔ ابتدائی دور کے ایک دو واقعات کے علاوہ مسلمانوں کی چودہ سو سال کی تاریخ میں کسی ایک واقعہ کی نشاندہی کر دی جائے کہ یہودی بھیتیت قوم کی مسلمان حکومت یا قوم کے مظالم کا ناشانہ بننے ہوں، یہ مظالم بھی تو ان پر مسکنی حکومتوں نے کیے ہیں اور وہ صدیوں تک جس قتل عام اور اذیوں کا ناشانہ بننے ہیں وہ سب کچھ مسکنی حکومتوں اور قوموں کا کیا وہرا ہے۔ ماضی قریب میں یہودیوں کا قتل عام جرمن کی نازی حکومت نے کیا ہے اور نازی مسلمان نہیں بلکہ یہ میسائی تھے۔ اس لیے اس بات میں کیا سکت ہے کہ یہساںوں کے ظلم و تشدد کا صدیوں تک ٹکلار رہنے کے بعد یہودیوں نے انہی یہساںوں سے اتحاد کر لیا ہے؟ اور یہ اتحاد مسلمانوں کے خلاف ہے جس کے نتیجے میں مسلمان فلسطینیوں سے ان کا علاقہ چھین کر وہاں یہودی سلطنت قائم کی گئی، عربوں کو تم نہ کر دیا گیا، خلیج پر بزرگ تر قبضہ کر لیا گیا اور پورے عالم اسلام کو سیاسی اور اقتصادی طور پر جکڑ کر بے بس کر دیا گیا ہے۔ اگر یہودیوں کی موجودہ صورت حال ان پر صدیوں سے ہونے والے مظالم کا رد عمل ہے تو یہ رد عمل قتل کرنے والوں کے خلاف کیوں ظاہر نہیں ہوا اور اس کا نثار صرف مسلمان ہی کیوں ہیں؟

مشہور ماہیکل سکات نے کہا کہ یہ بات ان کی سمجھ سے بھی یہاں تک ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا ہے؟ لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہودیوں کے بارے میں مغرب والوں کی سوچ کا انداز مسلمانوں سے مختلف ہے اور وہ انہیں مظلوم قوم سمجھتے ہیں جو صدیوں کی مظلومیت کے بعد اب سنبھل رہی ہے۔

ماہیکل سکات نے مجھ سے دریافت کیا کہ کسوو کے مسئلہ پر امریکہ نے سربوں کے خلاف جو سخت روایہ اختیار کیا ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ میرا جواب یہ تھا کہ بوسنیا کے مسئلہ پر امریکہ اور مغرب کو اپنے جانبدارانہ روایہ کے حوالہ سے دنیا بھر میں جس رسولی کا سامنا کرنا ہا ہے۔ امریکہ اسے "بیلفنس" کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور کسوو میں سربوں کے خلاف سخت روایہ اپنا کر خود کو غیر جانبدار شو کرنا چاہتا ہے لیکن عالم اسلام اتنا ہے وقوف نہیں ہے اور پورے عالم اسلام کے بارے میں امریکہ کے جمیع طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے یہ جزوی مسئلہ اس کے بارے میں مسلمانوں کے تاثرات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکے گا۔ ماہیکل سکات نے میری بات سے اتفاق کیا اور کہا کہ اس کے ساتھ ایک اور بات کو بھی شامل کر لیں کہ سرب اور مشرقی یورپ کے دیگر یہ میسائی آر تھوڑے کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور روس بھی سربوں کی حمایت اس وجہ سے کر رہا ہے کہ روی یہ میسائی بھی آر تھوڑے کس فرقہ سے تعلق رکھتے والے ہیں جبکہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے مسیحیوں کا تعلق رومان کیتھولک اور پر پوئنٹسٹ فرقوں سے ہے اور آر تھوڑے کس کے ساتھ ان کی صدیوں سے محنوت چلی آرہی ہے۔ اس پر میں نے سوال کیا کہ کیا پر پوئنٹسٹ اور رومان کیتھولک یہساںوں کی پر نسبت آر تھوڑے کس یہساںوں میں مسلمانوں کے خلاف زیادہ نفرت اور تعصب کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ انہیں مشرقی یورپ میں ترکی کی خلافت عثمانی سے صدیوں تک سابقہ درپیش رہا ہے اور ان کے بہت سے علاوہ ایک عرصہ تک خلافت عثمانی کے زیر نگیں رہے ہیں اور اس وجہ سے وہ مشرقی یورپ میں مسلمانوں کا وجود برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں؟ ماہیکل سکات نے کہا کہ یہ بات درست ہے لیکن رومان کیتھولک اور پر پوئنٹسٹ مسیحیوں کے جذبات بھی اس سے کچھ مختلف نہیں ہیں کیونکہ بوسنیا کے مسئلہ پر مسلمانوں کے خلاف سب سے زیادہ موثر کردار فرانس کے صدر متران نے لو اکیا تھا اور اب بھی امریکہ کو سربوں کے خلاف یورپی حکومتوں کی بھروسہ برداشت حاصل نہیں ہے۔

ماہیکل سکات نے الشیخ اسماء بن لاون کے بارے میں دریافت کیا کہ مغرب میں اسماء کو "دہشت گرو" سمجھا جاتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک اسماء "قریڈم فائز" ہے اور آزادی کی جگہ لڑ رہا ہے اس لیے ہماری تمام تر ہمدردویاں اور دعا میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے میں نے کہا کہ مغرب نے فلسطینیوں سے ان کا علاقہ چھین کر سازش اور جر کے ساتھ دہاں یہودی سلطنت قائم کی ہے اور اس کو مسلسل تحفظ فراہم

کیا جا رہا ہے۔ فلسطینی دربر پھر رہے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ خلیج میں شخصی حکومتوں اور یادشاہوں کو تحفظ میسا کر کے امریکہ اور اس کے حواری اس خط کے عوام کو انسانی حقوق اور شری آزادیوں سے مسلسل محروم رکھے ہوئے ہیں، امریکہ اور مغربی حکومتوں نے عراق اور کویت کا تازع سازش کے تحت کھڑا کر کے اس بہانے خلیج پر فوجی قبضہ کر لیا ہے اور عربوں کے محل اور سرمائے کا دھیان احتصال کیا جا رہا ہے جبکہ اس جبر و تشدد اور وحشت و بربرت کے خلاف آواز پاند کرنے اور اپنے جذبات کا اظہار کرنے کا کوئی اور طریقہ عربوں کے پاس موجود نہیں ہے۔ اس لیے آزادی اور خود مختاری کے حصول اور ناروا مغربی مداخلات کے خاتمہ کے لیے عرب نوجوانوں کے پاس ایک ہی طریقہ باقی رہ گیا ہے جو "اساس بن لاون" نے اختیار کیا ہے اور یہ کوئی نیا اور انوکھا طریقہ نہیں ہے بلکہ نوآبادیاتی سٹم کے خلاف آزادی کے مجاہدوں نے دنیا کے ہر خطے میں یہی آخری چارہ کار کے طور پر یہی طریقہ اپنایا ہے اور اسی سے استعماری حملہ آوروں کو نکلت دی ہے اس لیے ہم اساس بن لاون کو اس طرز عمل میں مجبور اور حق بجانب سمجھتے ہیں اور اس کی مکمل حمایت کر رہے ہیں۔ مائیکل سکٹ نے سوال کیا کہ عام پاکستانیوں کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ پاکستانیوں کو عربوں سے محبت ہے، حمین شریفین سے عقیدت ہے، یہودیوں سے نفرت ہے، وہ اسرائیل کے قیام اور خلیج میں امریکی فوجوں کی موجودگی کو ظلم سمجھتے ہیں اور خود پاکستان بھی اپنے قیام کے بعد سے اسی نوعیت کی امریکی مداخلت کا شکار چلا آ رہا ہے۔ اس لیے عام پاکستانی بھی اساس بن لاون سے محبت کرتے ہیں اور اسے خود اپنے ہی جذبات کا ترجیح سمجھتے ہیں۔

مائیکل سکٹ کا ایک سوال عالم اسلام کی اسلامی تحریکات اور ان کے باہمی تعلقات کے بارے میں بھی تھا۔ میں نے گزارش کی کہ کم و بیش بھی مسلم ممالک میں اسلامی تحریکات موجود ہیں جو مروجہ نو آبادیاتی سٹم نے خلاف اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں، ان کے درمیان دینی اور نظریاتی رشتہ موجود ہے اور وہ ایک دوسرے کو دیکھے اور ایک دوسرے سے ملے بغیر بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، حمایت کرتے ہیں اور جہاں موقع ملتا ہے تعاون سے بھی گزیر نہیں کرتے۔ ان سب کا مقصد اور منزل ایک ہی ہے البتہ طریق کار کا فرق ہے اور ہر ہمک کی تحریک نے اپنے معروفی حالت کے مطابق مناسب طریق کا اختیار کر رکھا ہے، جہاں راستی جبرا زیادہ نہیں وہاں نسبتاً کھلی فضا میں کام ہو رہا ہے اور جہاں ریاست جنمیں تشدد ہے وہاں اس کے جواب میں بھی شدت کی فضائی قائم ہو گئی ہے۔ مثلاً پاکستان میں اسلامی تحریکات کو ریاستی جبرا کا کچھ زیادہ نشانہ نہیں بتا پڑ رہا اس لیے یہاں نفاذ اسلام کی جدوجہد کھلی فضا میں اور جمہوری ذرائع سے آگے بڑھ رہی ہے مگر الجزاں میں جمہوری ذرائع سے آگے آگے آئے والی اسلامی تحریک کو ریاستی جبرا اور فوجی تشدد کے ذریعہ دیانتے کی کوشش کی گئی ہے تو جواب میں بھی تشدد ابھرا ہے جو ایک فطری رو عمل ہے، خداخواست پاکستان میں بھی اگر فوج کو اسلامی قوتوں کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی گئی جیسا کہ عالی استمار کے ایجادے میں شامل ہے تو اس کا رد عمل بھی اسی طرح ہو گا کیونکہ کسی بھی ایکشن کے ری ایکشن کو روکنا ممکن نہیں ہوتا۔

رقم الحروف نے مائیکل سکٹ سے سوال کیا کہ ہمارے ہاں تو اسلامی تحریکات آگے بڑھ رہی ہیں، ان کی قوت اور یادی ربط میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اس سوچ کو تقویت حاصل ہو رہی ہے کہ زندگی کے اجتماعی معلمات سے مذہب کی لاتفاقی نقصان کا باعث ہے اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ کی تعلیمات کی طرف واپس جانا چاہیے اور اپنے اجتماعی نظام اور سوسائی سٹم کو ان کی بدایات کا تابع کر دینا چاہیے۔ اسلامی تحریکات کا بینیادی فلسفہ یہی موجود نہیں ہے اور ہم ریاستی اور حکومتی معلمات میں مذہب کے تعلق کو درست نہیں سمجھتے مگر ہم کسی مذہب کے خلاف بھی نہیں ہیں اور مذہب کو کسی بھی شخص کا ذاتی اور انفرادی معلمہ تصور کرتے ہیں۔ رقم الحروف نے مائیکل سکٹ سے عالی ذرائع ابلاغ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کیا کہ ان کا روایہ اس قدر جانیدار کیوں ہے؟ مائیکل نے اس بات سے اتفاق کیا کہ عالی ذرائع ابلاغ اور گاؤں میڈیا میں مسلمانوں، بالخصوص اسلامی تحریکات کو جائز مقام حاصل نہیں ہے اور ان کا نقطہ نظر صحیح طور پر سامنے نہیں آ رہا جس کی وجہ سے "کیونکی یکش گیپ" پیدا ہوا ہے اور غلط فہمیں مسلسل بڑھ رہی ہیں، ایک اور سوال کے جواب میں مائیکل نے کہا کہ یہ بات بھی درست ہے کہ ابلاغ کے جو عالی ذرائع صحیح "پکپک" اور "معروفی صورت حال" پیش کرنے کے دعے دار ہیں وہ بھی حالات کی تصویر کو ایک خاص زاویت سے دکھاتے ہیں اور عالی حالات کی مظہر کشی میں ان کی اپنی ترجیحات کا خاصاً دلیل ہوتا ہے جس کی وجہ سے اسلامی تحریکات کے بارے میں صحیح صورت حال اور ان کا اپنا موقف سامنے نہیں آپتا، مائیکل سکٹ نے کہا کہ وہ اس کے اہل کے بارے میں تو کوئی وضاحت نہیں کر پائیں گے البتہ وہ اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ عالی ذرائع ابلاغ سے مسلمانوں اور اسلامی تحریکات کا موقف بھی خود ان کی اپنی زبان میں سامنے آتا چاہیے تاکہ ان کے بارے میں رائے قائم کرنے والے کسی غلط فہمی میں نہ رہیں اور وہ خود بھی اپنی دستاوری قلم میں اس بات کی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اسلامی تحریکات کے رہنماؤں اور جمادی تحریکوں کے قائدین کا نقطہ نظر خود ان کی زبان میں سامنے لا ایں تا کہ تصویر کا یہ رخ بھی دنیا کے سامنے صحیح طور پر آجائے۔ خدا کرے کہ مسٹر مائیکل سکٹ اپنے اس وعدہ و عده کی پاسداری کر سکیں ورنہ وہ پہلے "مائیکل سکٹ" نہیں ہیں ان سے پہلے بھی یہی سیوں "مائیکل سکٹ" یہاں آپکے ہیں اور اسی طرح کی باتوں سے ہمارا دل بستاتے رہے ہیں مگر جب واپس اپنے ڈیک پر پہنچے تو "مائیکل سکٹ" نی ٹاپت ہوئے۔

حضرت مولانا خلیل احمد سارپوری

چلے گئے اور وہاں پھر کافر کی جماعت میں شریک ہو گئے۔

دارالعلوم دیوبند کے قیام سے چھ ماہ بعد رب جمادی ۱۹۸۳ء میں مدرسہ مظاہر العلوم سارپور کا افتتاح ہوا۔ اور حضرت مولانا محمد مظہر صاحب تاؤتوی رحمۃ اللہ علیہ (المعنی ۱۳۰۲ھ) کہ وہ بھی قربی رشتے سے آپ کے ماموں ہوتے تھے، مدرسہ مظاہر العلوم کے صدر مدرس تجویز ہوئے تو حضرت مولانا خلیل احمد صاحب علیہ الرحمہ مظاہر العلوم سارپور چلے گئے اور ۱۳۸۸ھ میں جب کہ آپ کی عمر تیس سال کی تھی، آپنے درس نظائی ختم کر لیا۔ سند فراغت کے بعد آپ کو مدرسہ مکملور ضلع سارپور سمجھا گیا۔ اس کے بعد مظاہر العلوم میں معین الدین میں کے عدے پر مقرر کیا گیا مگر علوم ادویہ میں کامل مہارت پیدا کرنے کا شوق آپ پر غالب رہا۔ اور آپ اس وقت اور فیصل کالج لاہور کے پروفیسر اور علوم شرقیہ کے استاذ اعظم حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سارپوری رحمۃ اللہ علیہ (المعنی ۱۳۰۳ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علوم ادویہ میں خاطر خواہ مہارت حاصل کی اور ان کی تحریک فرمائی۔ واپسی پر حضرت نے اپنا باقی معمول جاری رکھتے ہوئے سال بھر میں قرآن کریم بھی یاد کر لیا اور اپنی مسجد میں حست اللہ ننانے کا ذوق بھی پورا کیا۔ ظالم برطانیہ کی مذہب اسلام کے خلاف شخصی کارروائیوں اور مسلمانوں کے خلاف برتاؤ رخنه اندازی کی وجہ سے مولانا خلیل احمد صاحب علیہ الرحمہ نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا اور اس سے بھرت کرنے کو لازم قرار دیا۔ چنانچہ اس حق گوئی کی پاداش میں آپ کو شعبان ۱۳۳۲ھ میں بھی سے گرفتار کر کے نینی تال جیل بھج دیا گیا۔ عدالت کی طرف سے ہوا کہ آپ نے ہندوستان کو دارالحرب اور اس سے بھرت کو ضروری لوار واجب کیا ہے؟ فرمایا، ہاں ضرور کہا ہے، کیونکہ دہلی سے توازن خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ ہمیں ہمارے مذہب اسلام کے خلاف حکم دینے پر مجبور کرتی ہے۔ حکومت کو اپنی اس غلط اور سخت پالیسی کا احساس ہوا اور اس نے مسلمانوں کو اعتدال میں لینے کے لیے حسن سلوک اور نہیں رواداری کا اعلان کیا اور اس کے بعد مولانا اور دیگر کارکنوں کو رہا کر دیا گیا۔

آپ نے مدینہ طیبہ میں وفات پانے اور دفن ہونے کی آرزو اور شوق میں وہیں ڈیرے ڈال دیے۔ بالآخر ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ کو مدینہ طیبہ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنتِ البقیع کے قبرستان میں الہ بیت کی قبور کے پاس دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت مولانا شاہ خلیل احمد بن شاہ مجید علی بن شاہ قطب علی الحنفۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونتیس ویں پشت میں سیدنا حضرت ابو ایوب (خلد بن زید) الانصاری المجزعی ہلہ سے جاتے ہیں۔ صفر ۱۳۶۵ء میں اپنے نائیں قصبہ تاؤتوی ضلع سارپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی مبارک النساء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس عالیہ دیوبند کی حقیقی بی بن اور استاذ الکل حضرت مولانا مملوک علی صاحب قدس سرہ کی بیٹی تھیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب اپنی والدہ کے بطن سے تام (جزواں) پیدا ہوئے آپ کی ولادت سے چند گھنٹے قبل آپ کے ایک تو مند بھائی پیدا ہوئے مگر وہ وفات پا گئے۔ اور پتے دبلے، ضعیف اور کمزور جسم کے خلیل احمد کو اللہ نے زندہ رکھا اور علم و عرفان کی عظیم دولت سے نواز کر دینیا کی نظریں ان پر لگادیں۔ جب آپ کی عمر تقریباً تین سال کی ہوئی تو خود آپ کے ہاتھ حضرت مولانا مملوک العلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "حتر کا" بسم اللہ شریف پڑھا کر آپ کو قائدہ شروع کر لیا۔ آپ چونکہ بخند تعالیٰ زکی اور ذہین تھے جلد ہی قرآن شریف ناظرو ختم کر لیا اور اس کے بعد اردو شروع کر دیا۔ قرآن کریم، اردو اور فارسی کی ابتدائی کتابیں انہیں اور تاؤتوی میں مختلف اساتذہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد، ہم گیارہ سال آپ اپنے پیچا انصار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے گئے جو ریاست گوالیار میں بعدہ صدر الصدور فائز تھے اور میزان السرف اور پنجشیر تک کتابیں ان سے پڑھیں۔ جب آپ کے والد ماجد شاہ مجید علی صاحب جن کی عمر کا اکثر حصہ ریاستوں کی ملازمت میں باہر گزرا تھا، ملازمت ترک کر کے وطن تشریف لائے تو اپنے فرزند خلیل احمد صاحب کو پاس بلالیا اور مولانا ساختوت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پرد کر دیا جو قصبہ انہیں کے مشہور استاد اور محترم عالم تھے۔ آپ نے ان سے کافی تک کتابیں پڑھیں۔ بعض اعزہ کی رائے سے آپ کی نیبات کے پیش نظر آپ کو انگریزی سکول میں داخل کر دیا گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مولانا نے ماشیوں پر اپنی نیبات کا سکھ بھلا دیا۔ اس کے بعد حرم ۱۳۸۳ھ میں جب دارالعلوم دیوبند کے مدرسہ کی بنیاد قائم ہوئی اور وہاں کے صدر مدرس آپ کے ماموں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کی مرض بیضہ ۱۳۰۲ھ میں اپنے وطن تاؤتوی میں وفات ہوئی (متبر کیے گئے تو آپ ان کے پاس

حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

بیعت کی مختلف قسمیں اور اس کے احکام

ہے۔ حضور علیہ السلام کے بعد لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی اور اسی طرح دیگر خلفائے راشدینؓ کی بیعت بھی ہوئی۔ بیعت کی یہ تمام قسمیں حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں۔ البتہ اس مقام پر جس بیعت کا ذکر ہو رہا ہے وہ بیعت جہاد تھی جو "تقریباً" ڈیڑھ ہزار صحابہؓ نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر حدیبیہ کے مقام پر کی تھی اور جس میں جان کی بازی لگادینے کا عمل کیا تھا۔

شہزادی فتح الدینؓ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کسی بزرگ کے ہاتھ پر محض دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی بیعت کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارا کوئی معاملہ سمجھا دیں گے یا ہماری سفارش کر دیں گے۔ شہزادی فتح الدینؓ فرماتے ہیں کہ یہ رسمی بیعت ہے جس کا کچھ فائدہ نہیں۔ البتہ بیعت کی بلی جتنی اقسام بیان کی گئی ہیں وہ درست ہیں۔

پیر کے اوصاف

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؓ مزید فرماتے ہیں کہ کسی ایسے ہر بزرگ سے بیعت ہونا درست ہے جس میں حسب ذیل اوصاف پائے جائیں۔

- (۱) پیر کتاب و سنت کا علم رکھتا ہو، خود پڑھ کر علم حاصل کیا ہو یا کسی بزرگ کی محبت حاصل کی ہو۔ بہر حال اس کے پاس کتاب و سنت کا علم ہونا چاہیے۔ (۲) کباز سے مجبوب ہو اور صفات پر اصرار نہ کرے۔ کباز کا مرکب بیعت کا اہل نہیں ہوتا کیونکہ وہ فسلق میں شمار ہوتا ہے۔ (۳) بیعت لینے والا دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہو۔ (۴) بزرگ خود رونہ ہو، بلکہ یہ طریقہ اس نے بزرگوں سے سیکھا ہو یا ان کی محبت افیار کی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ باپ کی وفات کے بعد بیٹا جیسا کیا بھی ہے گذری نہیں ہو گیا ہو، نہ کسی سے سیکھا ہو، نہ کسی کی محبت افیار کی اور نہ علم حاصل کیا۔ یہ سلسلہ توجہ کن ہے جو آج کل اکثر رائج ہے۔ اگر ان شرائط کو پورا کرنے والا کوئی بزرگ مل جائے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کر لئی چاہیے تا کہ انسانی شیطان کے پھندے سے محفوظ رہ سکے۔ دیسے یہ بیعت نہ فرض ہے اور نہ واجب البتہ سنت ہے۔

امام شاہ ولی اللہؓ نے اپنی کتاب القول الجميل میں بیعت کی بہت سی قسمیں بیان کی ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؓ نے بھی اپنی کتابوں میں بیعت کا ذکر کیا ہے۔ شاہ رفع الدینؓ نے بیعت سے متعلق ایک رسالہ تبلید کیا ہے۔ تو بیعت کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں ایک بیعت "بیعت اسلام" ہے۔ لوگ یہی بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ دوسری بیعت بھرت کے لیے تھی۔ لوگ اللہ کے نبی کے ہاتھ پر اللہ کے حکم کے مطابق بھرت کر جانے کی بیعت یا عد کرتے تھے۔ تیسرا بیعت جہاد تھی۔ جب جنگ کا موقع آتا تھا تو لوگ اس بات کی بیعت کرتے تھے کہ ہم اللہ کے راستے میں جان و مال کی قربانی پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ بعض صحابہؓ نے ارکان اسلام پر پابندی کی بیعت کی۔ حضرت جریرؓ کی بیعت اسی سلسلہ میں تھی کہ میں ارکان اسلام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی کروں گا اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا سلوك کروں گا۔

بعض لوگوں نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر اس بات کی بیعت بھی کی کہ وہ سنت پر قائم رہیں گے اور بدعاں سے بچتے رہیں گے۔ پھر عورتوں نے بھی اس بات کی بیعت کی کہ وہ شرک نہیں کریں گی، پوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھیں گی (یعنی غیر کی اولاد کو خاوند کی طرف منسوب نہیں کریں گی) اور نہ نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی کریں گی۔ اس بیعت کا ذکر سورہ المحتن میں موجود ہے۔ بیعت کی ایک قسم بیعت تبرک بھی ہے۔ حضرت زبیرؓ اپنے آنچہ سال کے میٹے حضرت عبد اللہؓ کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے گئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیا۔ یہ یکی بیعت تھی و گردن بچے کے لیے بیعت کی ضرورت نہ تھی۔

بعض اوقات، بزرگان دین کے کسی سلسلہ میں داخل ہونے کے لیے بیعت کے جاتی ہے یعنی بیعت سلوک کی بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ عام طور پر بزرگان دین کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے اور جو مروج ہے۔ اس کا مطلب یہ اقرار کرنا ہوتا ہے کہ ہم ارکان دین کی پابندی کریں گے، عبادات و ریاضت اور ذکر و اذکار باقاعدگی سے انجام دیں گے تا کہ درجات عالیہ نصیب ہوں اور اللہ کا تقرب حاصل ہو سکے۔

ایک بیعت خلافت ہوتی ہے جو خلیفہ کے اختیاب کے لیے ہوتی

اسلامی نظام اور ہمارا اجتماعی عمل

والوں نے یہ بھی کہ دواکہ محمد ﷺ تو "اہم" ہیں یعنی ان کی ترتیب اولاد نہیں ہے، کوئی بیٹا جوان نہیں ہوا جوان کے بعد اس مشن کو سنبھال سکے، اس لیے ان کے دین کا معاملہ ان کی زندگی تک ہے اور ان کے بعد اس دین کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ اس بات نے خود جتاب نبی اکرم ﷺ کو پریشان کر دیا جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکوثر نازل کر کے آنحضرت ﷺ کو تسلی دی۔ آج کے عالمی منظر پر ایک نظر ڈال لیں۔ آج بھی اسلام اور اس کے حامیوں کو اسی طرح کی صورت حوال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، آج بھی اہل دین کے لیے مجتوں کا خطاب ہے اور آج بھی اسلام کے ہارے میں یہی کما جا رہا ہے کہ آج کی دنیا میں اس دین کی کوئی جگہ نہیں ہے اور اس دین کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ اس لیے سورۃ الکوثر میں رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا ہے وہ آج کے حالات میں ہمارے لیے بھی راہِ عمل ہے اور ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

مکہ کے مشرکوں کے طغون کے بواب میں جتاب نبی اکرم ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ گھرائیں نہیں، پریشان نہ ہوں، ہم نے آپ کو "کوثر" عطا کی ہے۔ کوثر کا معنی جسمور مفسرین نے "غیر کثیر" کیا ہے جس کی تعبیر میں یوں کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرمारہے ہیں کہ جو کچھ ہم نے آپ کو دیا ہے سب کچھ اسی میں ہے اور دونوں جہانوں کی خیر اسی میں ہے اس لیے اس کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی معاملہ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ساری خیر اسی میں ہے اور اس کے علاوہ کہیں کچھ نہیں ہے۔ اس لیے آپ قطعاً "پریشان نہ ہوں اور دو باتوں کا اہتمام کرتے رہیں۔ ان دو باتوں کا اہتمام آپ کے ذمہ ہے اور دشمن کو بے نام و نشان کر دیا ہمارا کام ہے۔ آپ دیکھ لیں گے کہ آپ کو اہم ہونے کا طمع دینے والے خود اہم ہیں اور دنیا کے نکام میں ان کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ آپ کے کرنے کے کام دو ہیں۔ ایک یہ کہ نماز کی پابندی کرتے رہیں اور دوسرا یہ کہ قریانی دیتے رہیں۔ فصل لریک و انحر صلوٰۃ سے یہاں مراد پانچ وقت کی نماز بھی ہے جس کی پابندی ہر مسلمان پر لازی ہے اور اس سے مراد عمومی معنی کے لحاظ سے "بندگی" بھی لی جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی پر قائم رہیں اور خود کو اس کے حوالہ کر دیں اسی طرح "خیر" سے مراد یہ قریانی بھی ہے کہ عیدِ الاضحیٰ کے موقع پر حضرت

مولانا زاہد الرشیدی کا گزشتہ کم و بیش تمیں برس سے معمول ہے کہ عید کی نماز شر کی قدیمی عیدگاہ نزد قبرستان کالا مبارک شاہ روڈ میں پڑھاتے ہیں اور اس موقع پر حالات حاضرہ کی مناسبت سے دس پندرہ منٹ کا مختصر خطاب کرتے ہیں۔ اس سال عیدِ الاضحیٰ کے موقع پر ان کے خطاب کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ (ادارہ)

سورۃ الکوثر کی تلاوت کے بعد!

آج عید کا دن ہے اور دنیا بھر میں مسلمان عید کی خوشی سے ساتھ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کی یاد تازہ کر رہے ہیں، صاحب استطاعت حضرات جانور ذبح کریں گے اور اس عزم کا اطمینان کریں گے کہ مولائے کریم! آج ہم آپ کی رضا اور خوشی کے لیے جانوروں کی قربانی دے رہے ہیں، کل اگر ضرورت پڑی اور آپ کا حکم ہوا تو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ قربانی دراصل اسی عزم کو تازہ کرنے کا ہام ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھ دی اور اپنی طرف سے انہیں قربان کروایا۔

آج اسی جذبہ کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے اور عالم اسلام کو اس جذبہ کی ضرورت ہے کیونکہ ہم مسلمان دنیا میں سوا ارب سے زیادہ تعداد میں ہوئے کے باوجود کوئی عزت و وقار کی زندگی بسر نہیں کر رہے اور آج کی دنیا میں ہماری حالت قابلِ ریکٹ نہیں ہے۔ آج پھر اسلام اور دیندار مسلمان دنیا بھر کے طغون کا شانہ بنے ہوئے ہیں اور اہل دین ایک بار پھر آزمائشوں اور مصیبتوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ الکوثر کی تلاوت کی ہے جو قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورت ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ نے جتاب نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے بالکل اسی طرح کی کیفیت کا حوالہ دیا ہے، "رسول اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کا کمی دور آزمائشوں اور تکلیفوں کا دور تھا، طغون اور کروار کشی کا دور تھا، جس کے منہ میں جو بات آتی تھی کہ دنیا تھا، کوئی مجتوں کسہ رہا ہے، کوئی کاہن کسہ رہا ہے اور کوئی شاعر کے لقب سے پکار رہا ہے، یہ کروار کشی تھی اور طعن و تشنیع کے نیڑتھے جو مسلسل بر سائے جاری ہے تھے، اسی دوران کے

ہوں گے۔ یہ شریں اگر منظور ہیں تو ہاتھ بڑھائیے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

ان شرائط پر ایک بار پھر غور کیجئے اور یہ بھی دیکھئے کہ کیا آج اسلام کو قبول کرنے اور اسلامی نظام کو تائف کرنے کے لیے ہماری عملی شرائط بھی یہی نہیں ہیں؟ ہم زبان سے بے شک نہ کہیں مگر ہمارا قومی طرز عمل گواہ ہے اور ہماری اجتماعی زندگی شادوت دے رہی ہے کہ ہم اسلام اور اسلامی نظام سے انہی رعایتوں کے طلب گار ہیں جن کا مطلبہ طائف والوں نے کیا تھا۔ سود کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہو رہا۔ شراب اور زنا ہمارے پلچر کا حصہ بن گئے ہیں۔ نماز کی پابندی کے لیے سختی کے سرکاری اقدامات ہمیں قبول نہیں ہیں۔ زکوٰۃ و جہاد کے احکام بوجھ محسوس ہو رہے ہیں اور عمل اور کردار کے حوالہ سے ہم بھی اسی مقام پر کھڑے ہیں جہاں طائف والے کھڑے تھے اور پورے کا پورا اسلام ہمیں ہضم نہیں ہو رہا۔ اس لیے آج پھر اس سبق کو دہرانے کی ضرورت ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے رہا تملیٰ حاصل کرنے کی ضرورت ہے جو انہوں نے طائف والوں کی شرطیوں کے جواب میں فرمایا تھا اور شرائط مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسلام میں داخل ہونا ہے تو سب شریں چھوڑ کر آؤ اور پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ طائف والوں کو اپنی شرطیوں سے دست بردار ہونا پڑا تھا اور انہوں نے شریں والپس لے کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تھا۔

آج ہمارے لیے بھی راہ عمل یہی ہے کہ اسلام کو مکمل طور پر اپنائیں، تمام تر شرائط اور ذہنی تھنھیقات کو جنک کر دیں۔ اسلام کے ساتھ یہ پلک وابستگی قائم کریں۔ نماز کی پابندی کریں اور قربانی دیتے رہیں۔ قربانی جانوروں کی بھی اور اسلام کی راہ میں رکاوٹ بننے والی خواہشات، جذبات اور تقاضوں کی بھی اور مخالفانہ پر ایچینڈہ، کردار کشی اور طعن و تفخیع کی پرواہ کرتے ہوئے اسلام کی سرلنگی کے لیے کام کریں۔ آج کی عید کا ہمارے لیے یہی پیغام ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی میں ہمارے لیے یہی سبق ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کی مہمانی بھی ہے اس لیے کوشش کریں کہ آپ کے اروگردوں کوی اللہ کا بندہ اس مہمانی سے محروم نہ رہ جائے۔ ان لوگوں کا خاص خیال رکھیں جنہیں عام دنوں میں گوشت میسر نہیں آتا، ان کا بھی آپ کی قربانی میں حق ہے بلکہ ان کا حق زیادہ ہے۔ اپنے اروگردوں کی محلہ میں اور کتبہ برادری میں ایسے لوگوں کو ملاش کریں اور قربانی کے گوشت سے اپنے فریزر بھرنے کی بجائے غریاء اور مستحقین کو کھلائیں اور ان کی مہمانی کریں۔ و آخر دعواندا ان الحمد لله رب العالمين

ابراہیم علیہ السلام کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے جانور فتح کریں اور عمومی سفوم لیا جائے تو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جس چیز کو بھی قربان کرنے کی ضرورت پڑے اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ یہ قربانی جذبات و خواہشات کی بھی ہے اور مغلاظ اور تقاضوں کی بھی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جس طرح جانوروں کی گرونوں پر چھری رکھتے ہیں اسی طرح خواہشات اور جذبات کو بھی ذبح کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے پچے دین کی سرلنگی کی راہ میں جو چیز بھی رکاوٹ بننے اسے قربان کر دیں۔ اللہ تعالیٰ وعدہ کر رہے ہیں کہ ان دو باتوں کا اہتمام تم کر لو تو طمع دینے والے اور کردار کشی کرنے والے دشمن کو نکلتے دے کر بے نام و نشان میں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ سے اللہ پاک نے فرمایا تھا کہ آپ اس "خیر کش" پر قائم رہیں، نماز پڑھتے رہیں اور قربانی دیتے رہیں، آپ کا دشمن بے نام و نشان ہو جائے گا، یہ وعدہ ہمارے ساتھ بھی ہے اور یہ سبق ہمارے لیے بھی ہے کہ دنیا کے پر ایچینڈہ کی پرواہ نہ کریں۔ دنیا والے دین اسلام اور دندرار لوگوں کے بارے میں جو کچھ کہ رہے ہیں، جو طمع دے رہے ہیں اس سے نہ گھرائیں، پریشان۔ ہوں بلکہ دین اسلام پر قائم رہیں، نماز اور بندگی جاری رکھیں اور قربانی دیتے رہیں۔ طمع دینے والوں اور کردار کشی کرنے والوں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا، ان کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ ان کے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے اور ان کے پاس کوئی مشن نہیں ہے، سب سے بستر پروگرام تمہارے پاس ہے، سب سے بہتر مشن تمہارا ہے اور اس کے ساتھ مغلص رو گے تو مستقبل بھی صرف تمہارا ہے۔ اس حوالہ سے آج ہم اپنے آپ کو دیکھیں، اپنا جائزہ لیں اور اپنا احتساب کریں کہ ہم کس مقام پر کھڑے ہیں، اس جسارت پر مجھے معاف کریں کہ آج ہم سب اسلام کا نام لیتے ہیں، اسلامی نظام کی باتیں کرتے ہیں اور اسلام کی سرلنگی کے لیے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، لیکن اسلام کے ساتھ ہمارا طرز عمل کیا ہے؟ ہماری اسلام کی وابستگی بالکل اسی طرح مشروط ہو چکی ہے جس طرح طائف والوں نے فتح کے بعد جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کے لیے شریں پیش کی تھیں۔ مولانا شبی نعمانی نے سیرت النبیؐ میں اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ فتح کے بعد طائف والوں کا وفد میں منورہ آیا اور جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر عرض کیا کہ ہم اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں مگر ہماری چند شریں ہیں، پہلی یہ کہ ہم شراب نہیں چھوڑ سکیں گے۔ دوسری یہ کہ زنا کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہوتا۔ تیسرا یہ کہ ہمارے تمام تر کاروبار کی بنیاد سود پر ہے، اس سے دست بردار نہیں ہوں گے۔ چوتھی یہ کہ نماز کی پابندی ہم سے نہیں ہوگی، پانچویں شرط یہ کہ زکوٰۃ ادا کرنا ہمارے لیے مشکل ہو گا اور چھٹی شرط یہ کہ ہم جہاں میں آپ کے ساتھ شریک نہیں

ریاض برا اور پنجاب حکومت

پنجاب پولیس کا کافی عرصے سے خیال تھا کہ ریاض برا افغانستان میں مقام ہے۔ یہ درست ہے کہ ریاض برا افغانستان میں کچھ عرصہ مقام رہا لیکن طالبان کو اس میں بارے میں معلوم نہ تھا۔ طالبان نے پاکستانی حکام کے دباو پر ریاض برا کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ افغانستان میں کسی اور نام سے مقام تھا اس لیے طالبان کو کامیابی نہ ہوئی۔ بعض اطلاعات کے مطابق جہنمگ، سرگودھا اور جنوبی پنجاب کے دیگر علاقوں میں کچھ جرام پیش افراد ریاض برا کے نام پر مقامی جائیگروں سے بھاری رقم وصول کر رہے تھے اور ریاض برا اپنے نام پر ہونے والی اس لوٹ مار کو روکنے کے لیے دوبارہ پنجاب میں داخل ہوا۔ اگر مولانا حق نواز جنگلوی قتل نہ کیے جاتے تو ریاض برا لٹکر جنگلوی نہ بنتا۔ ایرانی سفارت کار صادق گنجی کے قاتلوں کی طرح مولانا حق نواز جنگلوی کے قاتلوں کو گرفتار کرنا بھی ضروری تھا لیکن جب مولانا جنگلوی کے مقدمہ قتل کی پیروی کرنے والے مولانا ایضاً القاسمی بھی دہشت گردی کا شکار ہو گئے تو نفرت اور انتقام کی آگ اتنی پھیل گئی کہ ریاض برا بھی نوجوانوں نے غلط راست کو صحیح قرار دے کر اپنا لیا۔ ریاض برا کے ساتھی ابھی ختم نہیں ہوئے۔ یہ ساتھی نفرت اور انتقام کے سلسلے کو مزید شدت کے ساتھ آگے بڑھائیں گے۔ ریاض برا کے تمام ساتھیوں کو ختم کرنے سے بھی اس کا کروار اور فرقہ وارست ختم نہ ہوگی۔ ایسے کرواروں اور فرقہ وارست کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نہ تو کسی کو نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اجازت ہو اور نہ ہی کوئی صحابہ کرام کے خلاف بول اور لکھ سکے اور ساتھی ہی ساتھی کسی ایک فرقے کا عالم کسی دوسرے فرقے کو کافر قرار نہ دے۔ فرقہ وارست نے گستاخوں سے جنم لیا ہے اگر گستاخوں کا راستہ روک دیا جائے تو قتل و غارت رک جائے گی اور قتل و غارت رکنے کے بعد ہی ریاض برا بھی کروار ختم ہو سکیں گے۔

گورنر پنجاب شاہد حامد نے ریاض برا کی موت کی تردید کر دی ہے اور کما کہ سرگودھا میں مار جانے والا شخص ریاض برا نہیں کوئی اور ہے۔ گورنر صاحب کی تردید نے انتہائی غیر قیمتی صورت حال پیدا کر دی ہے اور عابدہ حسین کا یہ شک درست نظر آتا ہے کہ ریاض برا کے خاتمے دعویٰ بالکل غلط ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ریاض برا سمیت فرقہ وارانہ قتل و غارت میں ملوث ملزمان کا جسمانی وجود مٹانے کی بجائے ان وجوہات کا خاتمہ کرے جو فرقہ وارست کو جنم دیتی ہیں۔ (لٹکری روزنامہ اوصاف اسلام آباد)

صدر ملکت رشتہ تاریخی طرف سے قطر کے امیر شیخ محمد بن خلیفہ الثانی کے اعزاز میں دیے گئے عثمانی کے شرکاء خوش گپتوں میں معروف تھے کہ وفاتی وزیر شیخ رشید احمد اضطرابی کیفیت میں وارد ہوئے اور خبر سنائی کہ آج دوپر سرگودھا میں لٹکر جنگلوی کے سربراہ ریاض برا کو پولیس مقابلے میں مار دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر بیکم عابدہ حسین نے میری طرف دیکھ اور پوچھا کہ ”کیا واقعی ریاض برا مارا گیا؟“ میں نے جوابی سوال کیا کہ ”آپ کہ یعنی کیوں نہیں آ رہا؟“ سیدہ عابدہ حسین بولیں کہ اس قسم کی خبریں پہلے بھی آتی رہی ہیں۔ کبھی ریاض برا کے مارے جانے کی اور کبھی گرفتار کیے جانے کی لیکن یہ خبریں غلط ثابت ہوئیں۔ عابدہ حسین نے کہا کہ ریاض برا کے ساتھ ۱۹۶۸ سال سے نیلی فون پر میرا رابطہ ہے۔ نیلی فون ہیئت وہی کرتا ہے۔ کبھی مرتبہ میں نے نیلی فون شیپ کروکر یہ پتہ گلوانے کی کوشش کی کہ وہ کہاں سے فون کرتا ہے لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔

یہ درست ہے کہ ریاض برا اسال ہا سال سے سیدہ عابدہ حسین کی ہاگ میں تھا کیونکہ اس کے خیال میں سپاہ محلہ کے بانی مولانا حق نوار جنگلوی کے قتل کی سازش میں عابدہ حسین کا ہاتھ تھا۔ وفاتی سکریٹری وافلہ حفیظ اللہ اسحاق سے بھی کہی فیر ملکی سفیروں نے ریاض برا کے مارے جانے کی تقدیم کی۔ بعض ذمہ دار افران ہمارے تھے کہ ریاض برا کی والدہ نے اپنے بیٹے کی لاش کو شناخت کر لیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل ریاض برا کے دو ساتھی لاہور میں گرفتار نہ ہوئے تو انہوں نے اپنا تعلق جہادی تنظیم حركت الانصار سے بیان کیا۔ جب ان گرفتار نہ ہوئے تو انہوں کو بعض تصاویر میں سے حركت الانصار کے قائدین کو شناخت کرنے کے لیے کہا گیا تو وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ تحقیقاتی اواروں کو پہلی مرتبہ پتہ چلا کہ بعض فرقہ وارانہ تنظیموں کے کارکن خود کو بچانے کے لیے حركت الانصار سے تعلق ظاہر کرتے ہیں حالانکہ حركت الانصار (اب حركت الجلبین) کے نام سے سرگرم ہے) کا فرقہ وارست سے دور کا بھی واسطہ نہیں کیونکہ اس میں دیوبندی اور اہل حدیث کے علاوہ برطانی مکتبہ لٹکر کے نوجوان بھی شامل ہیں۔ کچھ عرصہ قبل حکومتی اواروں کو پتہ چلا کہ شمالی علاقہ جات کے ایک مقام دیامر کے قریب لٹکر جنگلوی کا ٹرننگ کپ موجود ہے۔ یہ کمپ بھی ایک جہادی تنظیم کے نام پر چالایا جا رہا تھا اور نہ کوہ رستم کی طرف سے اعلان لاتعلقی کے بعد یہ کمپ ختم کرو دیا گیا۔ یہ پہلو قابل ذکر ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اواروں نے اس کمپ کے خاتمے کے لیے خود کاروائی کرنے کی بجائے کشمیری مجاہدین کی خدمات حاصل کیں۔ اگر حکومتی اوارے خود کاروائی کرتے تو ایسے افراد گرفتار کیے جا سکتے تھے جن سے فرقہ وارانہ دہشت گردی کے متعلق کافی معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔

سی لی بیٹی اور این پیٹی کے مجوزہ معلمہات پر

دستخط کی شرعی حیثیت

تیاری اور ان کے کارخانوں کا قائم کرنا فرض ہو گا اس لیے کہ اس آیت میں
قیامت تک کے لیے ہر مکان و زمان کے مناسب قوت و طاقت کی فراہمی کا
حکم دیا گیا ہے۔ جس طرح کافروں نے جہاد کرنے تھے تیار کیے ہیں، ہم پر
بھی اسی قسم کے جہاد کرنے تھے تیار کرنا فرض ہو گا تاکہ کفر اور
شرک کا مقابلہ کر سکیں۔“

حضور ﷺ کے ارشادات اور فقہاء کے اقوال

اسی طرح احادیث کریمہ میں حضورؐ نے اعداد آلات حرب کی تائید
اور ترغیب فرمائی ہے۔ چنانچہ حضورؐ کا ارشاد ہے

عن عقبہ بن عامر، قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمى الا ان القوة الرمى الا ان القوة الرمى (مسلم ج ۲، ص ۱۳۳)

”عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نا
ہے اس جاں میں کہ آپ منبر پر تھے۔ فرمایا، ”تیار کرو کافروں کے ساتھ جگ
کے واسطے وہ چیز جو تم قوت سے کر سکو۔ خبردار بے شک قوت تیر
اندازی ہے، خبردار بے شک قوت تیر اندازی ہے۔ خبردار بے شک قوت
تیر اندازی ہے۔“

اس کی تفسیر میں علامہ ابو بکر الجصاص الرازی فرماتے ہیں
و معنی قوله الا ان القوة الرمى انه من معظم ما يحب
اعداده للقوة على قتال العدو ولم يخف به ان يكون غيره من
القوة بل عموم اللفظ شامل لجميع ما يستعن به على العدو
من سائر انواع السلاح وآلات الحرب (اکام القرآن ج ۲، ص ۸۵)

دوسری روایت ہے عن عقبہ بن عامر قال سمعت رسول
الله يقول ان الله يدخل بالسهم الواحد ثلاثة نفر الحنة صانعه
يحتسب في صنعة الخير والرامي به ومنبه (رواه ابو داود بذل
الجہود ج ۲، ص ۳۲۸)

”عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نا
ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر پر تین آدمیوں کو جنت میں داخل

اعداد (تیاری) آلات جہاد کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے
واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون
به عدو الله وعلوكم وآخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم
وما تنفقوا من شيء في سبيل الله يوسف اليكم وانتم لا
ظلمون (الفاطل - آیت ۴۰)

”اور تیار کرو ان کی لوازم کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور
پڑے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں اور
تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر ان کے سوا، جن کو تم نہیں جانتے اللہ
ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کے راستے میں، وہ پورا ملے
گا۔ اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا۔“ (ترجمہ از معارف القرآن)

اس کی تفسیر میں المام رازی فرماتے ہیں وہنہ الاية تدل على ان
الاستعداد للجهاد بالنبل والسلاح وتعليم الفروسية فريضة
(تفسیر کبیر ج ۱۵ ص ۱۸۵) ”یہ آیت کریمہ جہاد کے لیے تیاری، اسلحہ،
تیاروں اور شہسواری کی تعلیم کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے۔“

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اسی آیت کے ضمن میں فائدہ عثمانی میں تحریر
فرماتے ہیں

”مسلمانوں پر فرض ہے کہ جمال تک قدرت ہو،“ مسلمان جمال فراہم
کریں۔ نبی اکرمؐ کے عمد مبارک میں گھوڑوں کی سواری، شبیر زنی اور تیر
اندازی کی مشق کرنا مسلمان جہاد تھا۔ آج بندوق، توب، ہوائی جہاز، آبوز
کشتیاں، آئن پوش کروزر وغیرہ کا تیار کرنا اور استعمال میں لانا اور فنون
حرسی کا سیکھنا بلکہ ورزش وغیرہ کرنا سب جہاد ہے۔ اسی طرح آئندہ جو اسلحہ
وآلات حرب و ضرب تیار ہوں، وہ سب آیت کے مثال میں داخل ہیں۔“
(تفسیر عثمانی ص ۲۲۲)

لہذا اس آیت کے عموم میں موجودہ وقت میں ہو آلات حرب
و ضرب اور سائنس و تکنالوژی کی بدولت جو بم اور میزائل وغیرہ تیار کیے
گئے ہیں مثلاً ”کروز میزائل“، ”سکڈ میزائل“، ”نیپام بم“، ”ہائڈروجن بم“ اور ائم
بم جیسے مسلک تھیمار، یہ تمام ما استطعتم کے عموم میں آتے ہیں۔
چنانچہ مولانا محمد اوریس کاندھلویؒ اپنی تفسیر معارف القرآن ج ۳ ص ۲۵۵ پر
لکھتے ہیں۔ ”لہذا اس آیت کی رو سے مسلمان حکومتوں پر جدید اسلحہ کی

متعلق حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ عن عقبہ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول من علم الرمی ثم نرکه فليس منا او قد عصى

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے تھا ہے، فرماتے ہیں کہ جس نے تیر اندازی سمجھی اور پھر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں، یا وہ گناہ گار ہوا۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۳۳)

مندرجہ بالا حدیث کے ذیل میں شارح مسلم امام نوویؓ میں فرماتے ہیں

هذا تشديد عظيم في نسيان الرمي بعد علمه ومكرره
كراهة شديدة من تركه بلا عذر (مسلم ج ۲ ص ۱۳۳)

اور اسی حدیث کی تشریح میں ملا علی قاریؓ فرماتے ہیں
”جس نے تیر اندازی سمجھی اور پھر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ گویا اس نے اس میں کوئی نقص دیکھا اور اس کے ساتھ استہرا کیا اور یہ صورتیں کفران نعمت کے زمرے میں آتی ہیں۔ شراح حدیث نے اس نعمت کو نعمت خلیل سے تعبیر کیا ہے۔“ (مرقاۃ ج ۷ ص ۳۶۷) اور یہی حدیث ایک اور روایت میں یوں بیان کی گئی ہے۔ من تعلم الرمی ثم نسيبه فھي نعممة جحدها (مجموع الفتاوى للبن تيمبج ۲۸ ص ۹)

”خفرا“ ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ جس طرح اعداد آلات حرب مسلمانوں کے لیے ضروری اور لازمی ہے، اسی طرح فن عسکری کو یکھ کر اس کو ترک کرنا، اسے بھول جانا انتہائی لائق ملامت امر ہے جس کی طرف امام نوویؓ میں اور ملا علی قاریؓ میں نے بہراحت تعبیر کی ہے۔ موجودہ حالات اور زمانے کے تناظر میں دیکھا جائے تو ایک مسلمان ملک کے پاس ہوتے ہوں، اس طاقت اور قوت کو ختم کرنا یا اس کو استعمال میں نہ لانا یا اس کو مخدود کرنا اسی وعید کے ضمن میں آتے ہیں۔ صاحب ہدایہ نے گھوڑے کے گوشت کی حرمت کی ایک علت یہ بھی لکھی ہے کہ

ویکرہ لحم الغرس عند ابی حنینفة..... ولا نہ آلة ارهاب للعدو فیکرہ اکله احتراما“ لہ ولھنا یضرب له بسهم فی الغنیمة ولا نہ فی اباھته نقلیل آلة الجہاد (ہدایہ علی صدر ج العدیج ص ۸۸-۲۰۲)

یعنی امام ابوحنینؓ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ اس کی ایک علت یہ ہے کہ دشمن کے ذرائن دھنکانے اور مروع کرنے کا آلہ ہے اس لیے اس کے احترام کی وجہ سے اس کا کھانا مکروہ (حریقی) ہے۔ اور اسی احترام و عظمت کی بنا پر مال غنیمت میں گھوڑے کا مستقل حصہ ہے (اور دوسرا حصہ یہ ہے) کہ اس کی لیاقت کی صورت میں آلات جہاد کی کی پیدا ہوتی ہے۔

کرتا ہے۔ اس کا باتنے والا جس کے باتنے سے اس کی نیت خیر کی ہو اور اس کا پیچنے والا۔ تیرا تیر دینے والا تیر انداز کے ہاتھ میں۔“

اس حدیث کے متعلق شارح ابو داؤد مولانا خلیل احمد سارپوریؓ لکھتے ہیں

ولم يكن في زمان رسول الله إلا رمى السهام فيدخل بل يعرض عنه فيه ما يرمي به من الرصاص بالبنقية والمدفع وغير ذلك من الأسلحة في زمان الحرب الجديدة في هذا الزمان فانها أغنت عن رمي السهام بالقوس وعقلته (بذل الجمود ج ۱ ص ۲۲۸)

فقماء کرام میں خنی کی مشور و معروف شخصیت حافظ ابن بیکم فرماتے ہیں

یندب للمجاهد في دارالحرب توفير الاطفار وان كان قصها من الفطرة لانه اذا سقط السلاح من يده ودنا منه العدو ربما يتمكن من دفعه بالاطافير وهو نظير قص الشوارب فانه سنة تم الغازى في دارالحرب مندوب الى توفيرها وتطويلها ليكون اهيب في عين من ييارز - فالحاصل ان ما يعين المرء على الجهاد فهو مندوب الى اكتسابه لما فيه من اعزاز المسلمين وفخر المشركيين (المخر الرائق ج ۵ ص ۷۶)
”دارالحرب میں مجلد کے لیے ناخن بڑھانا“ باوجودیکہ ناخنوں کا کوئی ایک فطری امر ہے، مندوب اور مستحب ہے کیونکہ دوران جنگ و جہاد اس کے پاس اسلحہ نہ ہو اور دشمن اس کے یا لکل قریب ہو تو ناخن کے ذریعہ بھی وہ اپنے دشمن کو دفع کر سکتا ہے اور اس کی نظیر موچھوں کو ترشوانا ہے کیونکہ یہ سنت ہے پھر غازی کے لیے دارالحرب میں موچھوں کا بڑھانا مستحب ہے تاکہ اس سے اس کے مقابل دشمن پر رعب اور وحش ایجاد ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ چیز جو کہ مجلد و غازی کے لیے جہاد میں مدد و معاون ثابت ہو تو وہ مندوب اور مستحب ہے اس لیے کہ اس میں مسلمانوں کا وقار اور مشرکین کی تذلیل و توبیہ ہے۔“

ان تصریحات کی موجودگی میں یہ بات یا لکل عیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے ہر قسم کا اسلحہ اور جنگی ساز و سلام دشمن کے مقابلے کے لیے تیار رکھنا فرض اور ضروری ہے تاکہ جہاد کے وقت ان کی توجہ اسلحہ کی تیاری پر نہ ہو۔“

**آلات حرب یا عسکری قوت کو ضائع
کرنے یا ان کو مخدود کرنے پر وعیدیں**

جس مسلمان ملک کے پاس یہ آلات حرب (اور وہ بھی جدید ترین ٹکل میں) ہوں، ان آلات کو ضائع کرنے یا اس کو استعمال میں نہ لانے کے

یعنی اگر آپ کو کسی معاہدہ قوم سے خیانت اور عدم شکنی کا اندریش پیدا ہو جائے تو ان کا عمدہ ان کی طرف اسی صورت میں واپس کر دیں کہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۳۶۹)

یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی

یا يهہا الّذين امنوا لَا تتخنّنوا إلّي الْيَهُود وَالنَّصَارَى اولیاء بعضهم اولیاء بعض ومن يتولهم منكم فانه منهم ان الله لا یهذی الْقَوْمُ الظَّالِمِين ۝ فترى الّذين فی قلوبِهِم مرض يسّارُون فیهِم يَقُولُون نَخْشِي أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِي بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرًا مِّنْ عَنْهُ فَيُصِبِّحُوا عَلَى مَا اسْرَوْا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِيْمِين ۝ (المائدہ ۵۲-۵۳)

”اے ایمان والو! مت بناو یہود و نصاریٰ کو دوست۔ وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے، اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ اپنیں میں ہے۔ اللہ بدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔ اب تو دیکھے گا ان کو جن کے دل میں بیماری ہے ڈر کر ملتے ہیں ان میں، کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجائے ہم پر گردش زمانہ کی۔ سو قریب ہے کہ اللہ جلد ظاہر فرمادے فتح یا کوئی امر اپنے پاس سے تو لگیں اپنے جی کی چیزیں بات پر بچھتا۔“ (تفیر عثمانی)

ابو بکر جعفر رازیؑ اس آیت کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی دوستی اور ان کے ازالل سے منع فرمایا اور ان کی بہتان اور ازالل کا حکم فرمایا اور ان سے مسلمانوں کے (اجتہادی) کاموں میں امداد لینے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس میں ان کی عزت اور برتری ہے۔ (احکام القرآن ج ۳ ص ۱۲۳)

ان آیات سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ سی لی بی لی یا ان پی لی پر دسخنط کرنے اور اس کے لیے راہ ہموار کرنے اور اس سلسلے میں تعاون کرنے کی صورت میں جو لوگ کفار یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کا حشر کفار دیہود و نصاریٰ کے ساتھ ہی ہو گا لہذا حکومت کو چاہیے کہ معاہدہ پر دسخنط کے معاملہ میں عقل سے کام لے کر اس انجام بد سے اپنے آپ کو بچائے۔ نیز سی لی بی لی پر دسخنط کرنے کے حامیوں کا یہ کہنا کہ دسخنط نہ کرنے کی صورت میں یہ ہو جائے گا، وہ جائے گا، اس کو ان آیات میں عذر لگ قرار دیا گیا ہے۔

دسخنط کرنے کی صورت میں امداد کے وعدے

-خفیث السُّخْنِ یا دسخنط کرنے کی صورت میں کفار کی طرف سے امداد و تختخلات! احمد اور آلات حرب کے متعلق جو آیات کریمہ ہم نے ذکر کی ہیں، ان پر غور کرنے سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ مسلمان جہادی سماں پر بھٹا

کفار اور غیر مسلموں کے دباو میں آگر ایسی صلاحیت اور عکسی قوت کو بخدا یا اس میں تخفیف کرنے کے متعلق کسی میں الاقوای معاہدے پر دسخنط کرنے کے بارے میں ان نصوص قطعیہ سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ ارشادِ ربیانی ہے۔

فلا تقطعُ الْكَافِرِينَ وَجَاهَهُمْ بِهِ جَهَادًا ”کبیرا“ ”سو تو کہنا مت مان مکروہ کا اور مقابلہ کر ان کا اس کے ساتھ ہر سے زور کا۔“ (الفرقان ۵۲)

دوسری جگہ فرماتے ہیں ولا ترکوا الی النّبِی فتمسکم النّار (حود ۱۳۳) اور مت جھکو ان کی طرف پھر تم کو گئے گی۔

ایک اور فرمانِ ربیانی ہے کہ ود النّبِی کفروا لو تعقولون عن اسلحتکم و امتعنتم فیمیلؤن علیکم میلہ واحدة (النساء ۱۰۲) ”وَافْرَجْ چاہیتے ہیں کسی طرح تم بے خبر ہو اپنے ہتھیاروں سے اور اسباب سے تاکہ تم پر حملہ کریں یکبارگی۔“

ان نصوص میں تدریسے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ نے پوری شد وہ دکے ساتھ مسلمانوں کو ہر وقت کفار کے مقابلے میں تیار رہنے کا حکم دیا ہے اور کفار کی طرف معمولی میلان کو بھی موجب دخول نارِ حکمراہ ہے۔ اب اگر ہمارے ہمدردانہ یہود و ہندو اور نصاریٰ کے دباو میں آگر اس رسائے زمانہ معاہدہ پر دسخنط کرتے ہیں تو لازمی طور پر ان نصوص قطعیہ اور ارشاداتِ ربیانی کی خلاف ورزی ہو گی۔

وہ معاہدہ جو مسلمانوں کے مقابلات کے مثالی ہو، اس کی پابندی ضروری نہیں

اگر تخفیفِ اسلوک کے متعلق کوئی میں الاقوای معاہدہ موجود ہو اور اس کا کنشتوں بھی کفار کے ہاتھ میں ہو تو آیا اس صورت میں مسلمان اس معاہدہ کے پابند ہیں؟ سو اس بارے میں سب سے پہلے جب ہم قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل آیات سامنے آتی ہیں

یا يهہا الّذين امنوا لَا تتخنّنوا إلّي الْكَافِرِينَ اولیاء من دُونِ الْمُؤْمِنِينَ (ایضاً ۱۲۳)

”اے ایمان والو! نہ بناو کافروں کو اپنا حق مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا لیا چاہتے ہو اپنے اپر اللہ کا الزام صریح؟“

وَامَا تَخَافُنَ مِنْ قَوْمٍ خَيَانَةً فَإِنَّهُمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ (النَّال ۵۸)

”اوہ اگر تم کو ڈر ہو کسی قوم سے وفا کا تو پھیلنک دے ان کا عمدہ ان کی طرف اسی طرح پر کہ ہو جاؤ تم اور وہ برابر۔ بے شک اللہ کو خوش نہم، آتے دعا باز۔“

ہمارے خارے کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ اسی آیت کے ضمن میں علامہ ابو بکر جاصص رازیؒ لکھتے ہیں وہنا یہ دل علی انه غیر حائز للمؤمنین الاستنصار بالکفار علی غیرهم من الكفار افَا کانوا متنی غلبوا کان حکم الکفر هو الغالب وبنالک قال اصحابنا (احکام القرآن للجاصص ج ۲ ص ۳۵۲)

فتاویٰ کا خلاصہ اور حاصل

ذکورہ بالا دلائل سے، جو قرآن کریم کی بصرخ آیات، سنت نبویؐ کی واضح ہدایات، مفسرین، محدثین اور فقہاء امت کی تشریحات پر مشتمل ہیں اور جن پر تمام فقہی مکاتب کا اعتماد ہے، حسب ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

(الف) اعداء اسلام کی جاریت اور اسلامی ممالک کی خلافت اور دفاع کے لیے ہر قسم کا فونی ساز و سلاح، آلات حرب کی تیاری، اس میں روز و شب ترقی اور دشمن کے ارباب کے لیے انداد آلات جہاد فرض میں ہے۔ یہاں تک کہ اسلام کے اسai عبادات مثلاً "نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی فرضیت محدود اوقات اور مقدار سے وابستہ ہیں، مگر دشمن کے مقابلہ کی تیاری غیر محدود، غیر مقید، غیر موقت اور تمام ممکن استطاعتوں سے وابستہ ہے جسے اللہ نے واعدوا لهم ما استطعتم (الآلیہ) میں بیان فرمایا ہے

(ب) دشمنان اسلام کے کسی دیاؤ اور ترغیب اور تربیت میں آکر ایسا کوئی اقدام یا معلمہ ہرگز جائز نہیں جس سے فونی اور جہلی تیاریوں میں تعلل پیدا ہوتا یا اس میں کسی آنکھی ہو یا تیار شدہ جہلی ساز و سلان کے استعمال کو مخدود کیا جا سکتا ہو یا جہلی ٹرنگ، مشق اور تربیت کو نقصان پہنچ سکتا ہو یا اس میں کسی آنکھی ہو یا ان سارے امور پر کسی قسم کی قدغن گل کتی ہو۔

(ج) سی لیلی فی اور این پی فی کے ٹھکل میں زیر بحث معلمہ میں یہ سارے خطرات، خدشات اور گوناگون پانڈیاں موجود ہیں، اس لحاظ سے اس پر کسی مسلمان ملک بشمول پاکستان کے دھنخڑی کے معاشر میں اس کی تحریری اور زبانی کسی قسم کی تائید اور اتفاق کی ازروئے قرآن و سنت وابحث اسے ہرگز اجازت نہیں۔ اگر کوئی بھی حکومت مثلاً "اس کے سربراہ، وزیر اعظم یا ممبر پارلیمنٹ یا عام شری اس کی موافقت اور تائید کرتا ہے تو وہ قرآن و سنت اور اللہ و رسول کے واضح احکام کی صرخ خلافت اور ان کے احکام سے کھلی بیقات کا مرکب ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنے دین، عقیدہ اور ایمان کی خبر متنالی چاہیے۔ جان بوجوہ کر ایسا کرنے والے ملک و ملت کے غدار ہیں کہ اس طرح وہ ملک کی آزادی، سالمیت اور خود محترمی سلب کرنے میں بھی قبیع جرم کے مرکب ہوں گے۔ اللہ اعلم با صواب

بھی خرج کریں گے اس کے متعلق خدائی وعدہ ہے کہ یوف الیکم یعنی وہ خرج تم مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے پورا پورا دیا جائے گا بغیر کسی کسی کے۔ گویا یہ آیت تصریح ہے اس بات کی کہ اگر آپ کا کچھ خرج ہوا ہو اور ضرور ہوتا ہے تو اس کا انتظام اللہ فرمائے گا۔

اب اقصادی پاندیوں کے خوف سے سی لیلی فی ایں پی فی پر دھنخڑ کرنا گویا اللہ کے وعدے سے انحراف ہے۔ اسی طرح دیگر بھی کسی آئینہ ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے اپنی عزت و وقار کو محفوظ کر کے استغاثت لینا صحیح نہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے

یا یہاں الذین امنوا لا تتخنوا بطانته من دونکم لا يالونکم خبالاً "اے ایمان والو! نہ بیانو بمحیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کسی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں۔" (آل عمران ۱۸)

علامہ ابو بکر الجاصص رازیؒ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ووفی هذه الآية دلالة على ان لا تجوز الاستعانة باهل النعمه في امور المسلمين من العمالات والكتبه (احکام القرآن ج ۲ ص ۳۲)

"اسی آیت یعنی لا تتخنوا بطانته میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے (اجتہادی) کاموں اور ملازمتوں میں کفار اہل ذمہ سے امداد لینا جائز نہیں۔"

اسی طرح آیت یا یہاں الذین امنوا لا تتخنوا اليهود والنصراني او لیاء کے ذیل میں بھی علامہ جاصص فرماتے ہیں کہ ان آیات میں حق تعالیٰ نے کفار کی دوستی اور ان کے اعزاز سے منع فرمایا ہے اور ان کی مہانت و اذلال کا حکم دیا ہے اور ان سے مسلمانوں کے (اجتہادی) کاموں میں امداد لینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں ان کی عزت اور برتری ہے۔ (احکام القرآن ج ۳ ص ۳۲)

ارشاد ربیانی ہے الذین یتختنون الکافرین او لیاء من دهن المؤمنین ایتیغون عندهم العزة فان العزة لله جمیعاً" (التساء ۱۳۹)

"بیو لوگ مونوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا فتنہ بناتے ہیں، کیا وہ ان کے ذریعے قوت و عزت چاہتے ہیں؟ (وہ یاد رکھیں کہ) قوت و عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے (یعنی قوت و عزت اللہ کے قوانین میں عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے)"

تو مندرجہ بالا تصریحات اور نصوص کی رو سے کفار سے امداد طلب کرنا اور ان کے ساتھ دوستی بناہتا اس خاطر سے کہ اس میں ہماری عزت ہے پاکل صحیح نہیں۔ اور ہمارا یہ معلمہ ہے کہ مسلمان ممالک نے جن کافروں کے ساتھ جتنے بھی معلمے کیے ہیں، انہوں نے ایسا عمد کا خیال نہیں رکھا اور پاکستان اور عربوں کے معلمے سامنے ہیں جس میں

پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

اہم فیصلے اور قراردادیں

اجلاس میں ملک بھر میں پاکستان شریعت کونسل کی رکن سازی کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا اور طے پایا کہ امیر مرکزیہ مولانا فداء الرحمن درخواستی اور جعل سیکرٹری مولانا زاہد الرشیدی ۲۳ اپریل سے ۲۷ اپریل تک صوبہ سندھ، ۳ مئی سے ۶ مئی تک صوبہ سرحد اور ۱۵ مئی سے ۲۰ مئی تک صوبہ بلوچستان کا دورہ کر کے رکن سازی کی ممکن کا جائزہ لیں گے اور مختلف اجتماعات سے خطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اجلاس میں حکومت کی طرف سے سنی شیعہ کشیدگی کا جائزہ لینے کے لیے دس رکنی علماء کمیٹی کے قیام کا خیر مقدم کیا گیا اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ یہ کمیٹی فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتر کے لیے موثر تر امیر اور لا جھ عمل طے کرے گی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ اس بات کو افسوسناک قرار دیا گیا ہے کہ قوی سلطن پر مغافہت کی کوشش کے ساتھ ساتھ مختلف اضلاع میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کی گرفتاریوں کا سلسہ ہیز ہے کہ دیا گیا ہے جس سے صورت حال مزید کشیدہ ہو سکتی ہے۔ قرارداد میں حکومت سے اس اتفاق کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ایک اور قرارداد میں کسودو میں مسلمانوں کے وحشتانہ قتل عام اور جلاوطنی پر گھری تشویش اور اخطراب کا اظہار کرتے ہوئے مسلم حکومتوں کے طرز عمل کو انتہائی افسوسناک قرار دیا گیا اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ فوری طور پر مسلم سربراہ کانفرنس کا ہنگامی اجلاس طلب کر کے مشرق یورپ کے مسلمانوں کو جان و مال کے تحفظ کے لیے درپیش مسئلہ کا جائزہ لیا جائے اور اس سلسہ میں مشترک اور موثر حکمت عملی اختیار کی جائے، قرارداد میں نیٹو کی کارروائی کو تماشی اور مناقشہ قرار دیتے ہوئے مسلمان حکومتوں سے کسودو میں فوری مداخلات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ایک قرارداد میں پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ شہید کے قاتمکوں کی گرفتاری کے سلسلہ میں حکومت کے طرز عمل کو "تلقفل بجزمان" قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مولانا شہید کے قاتمکوں اور ان کے پشت پناہوں کو بلا تاخیر گرفتار کیا جائے۔ اجلاس میں ملک بھر کے ان جماعتی احباب سے جن کے پاس رکن سازی کی کمپیاں موجود ہیں کہا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے صوبائی گجرانوں سے رابطہ

پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۶ اپریل ۹۹ کو جامعہ قاسمیہ انور ناؤن گوجرانوالہ میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا فداء الرحمن درخواستی مدخلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ملکی صورت حال، نفاذ شریعت کی جدوجہد اور پاکستان شریعت کونسل کی رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیتے ہوئے اہم فیصلے کیے گئے۔

اجلاس میں مولانا اکرم الحق خیری (کراچی) مولانا عبد الرحیم انصاری (کراچی) مولانا محمد حسن کاکڑ (کوئٹہ) مخدوم منظور احمد تونسی (لاہور) حاجی ضیاء الدین (فیصل آباد) قاری جمیل الرحمن اختر (لاہور) قاری محمد یوسف عثمانی (گوجرانوالہ) مولانا زاہد الرشیدی (گوجرانوالہ) مولانا حافظ علی رحمانی (حسن ابدال) مولانا عبد العزیز محمدی (ڈیرہ اسماعیل خان) مولانا حسین احمد قربی (بھوپال گاڑ) مولانا حافظ مسیح (مسیوانی) مولانا قاضی کفایت اللہ (ڈنگہ ضلع سگرات) مولانا محمد نواز بلوچ (گوجرانوالہ) پروفیسر حافظ محمد انور (گوجرانوالہ) پروفیسر محمد یوسف شاہد (گوجرانوالہ) مولانا محمد الیوب صدر (گوجرانوالہ) قاری عبد الحکیم قاسمی (گوجرانوالہ) قاری محمد طاہر (قلعہ دیدار نگھ) اری محمد سلیم (قلعہ دیدار نگھ) اور مولانا قاری گفار احمد قاسمی (گوجرانوالہ) نے شرکت کی۔

اجلاس میں قرآن و سنت کی بالادستی کی دستوری ترمیم کے سلسلہ میں حکومت کی سرد مری کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ اس سلسلہ میں جدوجہد کو از سر تو منظم کرنے کے لیے رابطہ مم شروع کی جائے گی اور مختلف دینی جماعتوں اور ارکان پارلیمنٹ سے رابطوں کے علاوہ ۲ مئی کو اسلام آباد میں سیمینار منعقد کیا جائے گا تا کہ اس حوالہ سے جدوجہد کو آگے بڑھایا جاسکے۔

اجلاس میں پریم کورٹ کے شریعت نجع میں سود کے بارے میں حکومتی اپیل پر ہونے والی کارروائی کا جائزہ لیا گیا اور طے پایا کہ پاکستان شریعت کونسل اس سلسلہ میں باضابطہ موقف شریعت نجع کے سامنے پیش کرے گی اور ۲۵ اپریل کو کراچی میں اس عنوان پر سیمینار منعقد کر کے موقف کو آخری مدخل دی جائے گی جبکہ مختلف معماشی ماہرین اور دینی رہ نمائوں سے رابطہ قائم کی جائیں گے۔

گئی۔ دستور کے مطابق ہیمن رائنس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے ہم سے یہ تنظیم پاکستان، آزاد کشمیر اور شملی علاقے جات میں مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے کام کرے گی۔ (۱) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی حقوق کا تعارف اور تحفظ (۲) معاشروں کے مظلوم طبقات و افراد کی ہر ممکن حمایت و تعاون (۳) نوار اور بے سار افراد کی حق المقدور قانونی، اخلاقی، عملی اور مالی امداد (۴) لوگوں میں اپنے حقوق کے تحفظ اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا شعور بیدار کرنا (۵) اسلام اور پاکستان کے مقاد کے خلاف کام کرنے والے طبقات اور تنظیموں کا تعاقب

دستور کے مطابق فاؤنڈیشن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ان مقاصد کے لیے جدوجہد کے تمام ممکن ذرائع اختیار کرے گی اور ضلع اور کارپوریشن کی سطح پر ملک بھر میں فاؤنڈیشن کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔ دستور کی منظوری کے بعد پانچ سال کے لیے مندرجہ ذیل عمدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا (۱) چیئرمین، چوبہری ظفر اقبال ایڈوکیٹ لاہور (۲) وائس چیئرمین ا۔ جناب مسین خالد لاہور۔ جناب عبد الرشید ارشد، جوہر آباد۔ (۳) سکریٹری جنز، پروفیسر چودھری شجاعت علی مجید، سیالکوٹ (۵) فائز سکریٹری میاں محمد اولیس، لاہور (۶) سکریٹری اطلاعات خالد طفیل گھنی پتوکی جبکہ ڈپٹی سکریٹری جنز اور رابطہ سکریٹری کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

سنٹرل کمیٹی کے اجلاس میں فصلہ کیا گیا کہ لاہور میں دو ہفتے کے دوران "انسانی حقوق اور این جی اوز" کے عنوان سے سینیار منعقد کر کے فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں کا آغاز کیا جائے گا جس میں جنل حید گل مہمان خصوصی ہوں گے اور ان سے تاریخ کے تین کے بعد سینیار کی جگہ اور دن کا اعلان کر دوا جائے گا۔ سنٹرل کمیٹی کے اجلاس کے بعد فاؤنڈیشن کی رکن سازی کا یاقوونہ آغاز کیا گیا اور ممتاز عالم دین مولانا زاہد الرشیدی نے فاؤنڈیشن کے پہلے ممبر کے طور پر اپنا نام درج کرایا۔ اجلاس میں مولانا زاہد الرشیدی، مولانا سید کفیل شاہ بخاری، عبد الطفیل خالد چیخہ، حافظ شفیق الرحمن، پروفیسر طاہر اسلام، ثجم الحسن عارف، سیف اللہ خالد، پروفیسر شجاعت علی مجید، پروفیسر شاہد کاشمیری، جناب عبد الرشید ارشد، مولانا سیف الدین سیف، میاں محمد اولیس، جناب مسین خالد، صوفی محمد خان اور دیگر سرکردہ حضرات نے شرکت کی۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ کسووہ میں مسلمانوں کے قتل جام اور جلا وطنی کی شدید نہاد کرتے ہوئے اس سلسلہ میں سلم سردار کانفرنس کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے والی این جی اوز کے خلاف پنجاب حکومت کے اذدامات کی حمایت کرتے ہوئے این جی اوز کی سکرینگ کا کام پورے ملک تک وسیع کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

قام کریں اور رکن سازی کے سلسلہ میں رپورٹ پیش کریں۔
اجلاس میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ شیعیہ، حضرت مولانا عبد الکریم قبیشی آف بیر شریف، مولانا سید محمد طیب شاہ بہمنی آف قصور، مولانا محمد طاسین آف کراچی، مولانا قاضی عبد المالک آف جمادریاں، مولانا قاری محمد بشیر آف ہری پور، مولانا محمد حسین اور مولانا حکیم طیف اللہ آف ملکان کے علاوہ مولانا حسین احمد قبیشی آف بھوئی گاؤں کی والدہ محترمہ، مولانا عبد العزیز محمدی آف ذیرہ اسماعیل خان کے بھائی اور حاجی ضیاء الدین آف فیصل آباد کی بجاوجہ محترمہ کے انتقال پر گمراہ رنج و غم کا اطمینان کرتے ہوئے ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

الشرعیہ اکیڈمی کے سنگ بنیاد کی تقریب

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر دامت برکاتہم نے ۶ اپریل ۹۹ء کو ہاشمی کالونی کنٹانی والا جی نی روڈ گوجرانوالہ میں الشریعہ اکیڈمی کا سنگ بنیاد رکھا، اس موقع پر مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی، علامہ محمد احمد لدھیانوی، مولانا عبد القدوس قارن، مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی، مولانا حافظ گزار احمد آزاد، مولانا قاری جیبل الرحمن اخڑہ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ، مولانا قاری گزار احمد قاسمی، پروفیسر حافظ محمد انور الحاج میاں محمد رشت، ڈاکٹر غلام محمد، قاری ملک عبد الواحد، جناب عثمان عمر ہاشمی، جناب فیصل محبوب، حافظ محمد عمر خان ناصر، قاری رفق الاسلام، مولانا حافظ مر محمد میانوالی، جناب محمد لتمان میر، مولانا محمد نواز بلوج اور مولانا محمد ایوب صدر کے علاوہ علاقہ کے دیگر سرکردہ حضرات بھی موجود تھے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے عصر کی نماز مسجد خدیجۃ الکبری میں پڑھائی اور اس کے بعد چند کلمات نصیحت ارشاد فرماد کہ اکیڈمی کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کی جلد تحریکی اور کامیابی کے لیے دعاء فرمائی۔ اس موقع پر مولانا زاہد الرشیدی نے بتایا کہ یہ جگہ کھیلی کے پرانے بزرگ حاجی یوسف علی قبیشی مرحوم و مغفور کے خادمان نے مسجد اور دینی درسگاہ کے لیے وقت کی ہے اور مسجد، مدرسہ الہنات اور فضلاء کے ترمیتی مرکز کی تعمیر کا نقشہ مرتب کر لیا گیا ہے، انہوں نے احباب سے اپیل کی کہ وہ اس کا رخیر میں بڑھنے کا حصہ ہیں۔

ہیمن رائنس فاؤنڈیشن آف پاکستان کی سنٹرل کمیٹی کا اجلاس

لاہور (۱۱ اپریل ۹۹ء) ہیمن رائنس فاؤنڈیشن آف پاکستان کی سنٹرل کمیٹی نے فاؤنڈیشن کے دستور کی منظوری دے دی ہے اور پانچ سال کے لیے عمدہ داروں کا انتخاب کر کے رکن سازی کا آغاز کر دیا ہے۔ سنٹرل کمیٹی کا اجلاس آج گلگبرگ سی میاں محمد اولیس کی رہائش مگاہ پر فاؤنڈیشن کے چیئرمین چودھری ظفر اقبال ایڈوکیٹ ہائی کورٹ کی زیر صدارت معینہ ہوا جس میں دستوری مسودہ پر تفصیلی بحث و گفتگو کے بعد اس کی منظوری دی

مولانا محمد طیب شاہ ہمدانی

قصور کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی گزشت دنوں انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا تعلق قدمی علی خاندان سے تھا اور خالص علی وکیلی ذوق کے بزرگ تھے، بیعت علماء اسلام کے ساتھ وابست تھے اور ایک عرصہ سے کوٹ مراد خان قصور میں دینی خدمات سر انجام دے رہے تھے۔

مولانا قاضی عبد المالک

حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری قدس اللہ سره العزیز کے طفیلہ مجاز حضرت مولانا قاضی عبد القادر آف جھاوریاں کے بھائی اور بزرگ دینی راہ نما حضرت مولانا قاضی عبد المالک صاحب گزشت دنوں انتقال فرا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ جمیعت علماء اسلام سے تعلق تھا اور تبلیغ جماعت کے سرکرد حضرات میں شمار ہوتے تھے۔

مولانا محمد حنفی انور

مدرسہ فیض الاسلام اؤہ نتھے عالی ضلع گوجرانوالہ کے مہتمم مولانا محمد حنفی اور گزشت دنوں طویل علاالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ سرگرم دینی کارکن تھے، جمیعت علماء اسلام سے تعلق تھا، کچھ عرصہ ضلعی امیر بھی رہے، علاقہ میں دینی مدارس کے قیام اور دینی تعلیم کے فروغ میں خصوصی ول پسی رکھتے تھے۔

مولانا نذیر احمد

سن کھڑہ ضلع تارووال کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا حکیم نذیر احمد گزشت روز انتقال فرمائے گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علاقہ کے بزرگ عالم دین اور معروف مناظر حضرت مولانا محمد شفیع سن کھڑوی کے فرزند وجہشیں تھے اور انتہائی نیک دل بزرگ تھے۔ ان کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبد الحق فاضل دیوبند نے پڑھائی جس میں مولانا محمد فیروز خان، مولانا زاہد الرشدی، مولانا رشید احمد پرسوری، مولانا عبد الکریم ندیم، مولانا قاری جیل الرحمن اختر، مولانا محمد بھیجی محسن اور دیگر سرکرده علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان مرحومین کی حسنات قبول فرمائیں۔
سینات سے درگزر کریں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں۔
آمين یا رب العالمین۔

خلفاء ثلاثة اور حضرت علی

معروف و انشور جناب عبد الرشید ارشد نے اس رسالہ میں خلفاء ثلاثة حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجد کے تعلقات کا جائزہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد کی شرعی اور اخلاقی حیثیت پر بھی بحث کی ہے۔ اور اس کے ساتھ مختلف شیعہ تحریکات اور ان کے طریق کار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ صفحات ۲۷۶ میں کا پتہ النور رئیس جو ہر آباد ضلع خوشاب۔

سفرنامہ رنگوں

مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر کے مہتمم مولانا جیل احمد اخوان نے اپنے مرشد و شیخ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ کے ساتھ برا کا سفر کیا اور اس کے مشاہدات و تاثرات کو عقیدت و محبت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ صفحات ۱۱۲ میں کا پتہ مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر۔

ماہنامہ ترجمان الحدیث فیصل آباد

سلک اہل حدیث کا علمی ترجمان جو مولانا علامہ احسان الہی ظییر شہید کی زیر اوارت شائع ہوتا رہا ہے۔ اب کچھ عرصہ سے معروف اہل حدیث اوارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے آرگن کے طور پر شائع ہو رہا ہے اور جناب پروفیسر محمد یاسین ظفر اور محمد زیر ظییر اس کی اوارت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ زیر نظر شمارہ مارچ اور اپریل کا مشترکہ ہے جو حضرت مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا محمد احسان بحث، مولانا محمود احمد غنیم اور دیگر اصحاب قلم کی نگارشات پر مشتمل ہے۔ قیمت فی پرچہ ۱۰ روپے سالانہ ۱۰۰ روپے ملنے کا پتہ جامعہ سلفیہ حاجی آباد، فیصل آباد۔

ماہنامہ انوار ختم نبوت لندن

انٹر بیچل ختم نبوت مودمنٹ لندن کا ترجمان ماہنامہ "انوار ختم نبوت" معروف صحافی جناب خالد الطیف گھنی کی زیر اوارت شائع ہو رہا ہے جو تحریک ختم نبوت کی سرگرمیوں اور مکررین ختم نبوت کے تعاقب کے حوالہ سے مفید اور معلوماتی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے، زیر نظر شمارہ اپریل ۱۹۹۴ کا ہے جس میں متعدد عنوانات پر ممتاز اہل قلم کی نگارشات شامل اشاعت ہیں۔ صفحات ۲۸ قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے سالانہ ۱۵۰ روپے پاکستان میں ملنے کا پتہ پی او بکس ۱۵۵ جی پی اولاد ہو۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے عملی نفاذ کے لیے
انتخابی اور گروہی سیاست سے الگ تھلک رہتے ہوئے
رانے عامہ کی بیداری، علماء و کارکنوں کی ذہن سازی اور دینی حلقوں میں رابطہ و مفاہمت کا فروع

پاکستان شریعت کو نسل

کا مقصد قیام اور اسائی ہدف ہے اور کسی بھی دینی و سیاسی جماعت سے والستہ حضرات اس میں شامل ہو کر فکری، نظریاتی اور علمی جدو جمد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ البتہ پاکستان شریعت کو نسل کے دستور میں صرف اتنی شرط عائد کی گئی ہے کہ اس کا کسی بھی سطح کا امیر یا جزل سیکرٹری کسی دوسری جماعت کا عمدہ دار نہیں ہو گا۔

ملک بھر میں پاکستان شریعت کو نسل کی رکن سازی جاری ہے

قارم رکنیت اور دیگر معلومات حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل حضرات سے رابطہ کریں

پنجاب	مولانا قاری جمیل الرحمن اختر	مسجد امن باغ پونڈ روڈ لاہور
سنڌ	مولانا سیف الرحمن ارائیں	جامعہ مشتاح العلوم۔ سائنس اریا۔ حیدر آباد
سرحد	مولانا حفیظ الرحمن المدنی	جامعہ معراج العلوم۔ ہوس
بلوچستان	مولانا حنفی دا خوستی	پین مسجد۔ شیخ آباد۔ ژوب
آزاد کشمیر	مولانا عبدالجی	مدنی مسجد۔ دھیر کوٹ۔ ضلع باغ
اسلام آباد	مولانا قاری میاں محمد نقشبندی	جامع مسجد سیدنا البر احمدیم۔ واپڈا کالونی۔ H/8

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ نفاذ اسلام کے حوالہ سے لوگوں کی ذہن سازی علماء کرام اور دینی کارکنوں کی فکری و عملی تربیت اور اسلام و شمن قوتیں اور اداروں کی سرگرمیوں کی نشان وہی اور تعاقب کی ضرورت ہے تو ہمارے ساتھ اس جدو جمد میں شریک ہوں اور اپنی صلاحیتوں، توانائیوں اور وسائل کے ساتھ اسے آگے بڑھائیں۔

منجذب: مولانا فداء الرحمن درخواستی، امیر جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن T-11 نارتح کراچی
ابو عمار زاہد الراشدی، سیکرٹری جزل پاکستان شریعت کو نسل مرکزی جامع مسجد۔ پوسٹ بس ۳۳۱۔ گوجرانوالہ

----- زیر سرپرستی -----
حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر
----- زیر نگرانی -----
مولانا زاہد الرشیدی

الشرعیہ الکیدیہ
ہاشمی کالونی، کنگنی والا، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

☆ مجوزہ تعلیمی پروگرام ☆

- پرائمری پاس بچوں اور بچیوں کے لیے پانچ سالہ کورس جس میں حفظ قرآن کریم، عربی گرامر کے ساتھ ترجمہ قرآن پاک، دیگر ضروری دینی تعلیم، میزک کی تیاری اور کمپیوٹر نرنگ شامل ہے۔
- درس نظامی کے فضلاء کے لیے ایک سالہ تربیتی کورس جس میں قابل ادیان و نظریات، تاریخ اسلام، اسلامی نظام حیات، کمپیوٹر نرنگ اور تحریر و تقریر کی مشق کے ساتھ نان میزک فضلاء کو میزک کی تیاری اور میزک پاس فضلاء کو ایف اے کی تیاری کا پروگرام شامل ہے۔
- عام شریوں بالخصوص وکلاء، تاجریوں اور طلبہ کے لیے روزانہ مغرب سے عشاء تک قرآن کریم با ترجمہ، ضروریات دین اور عربی زبان کی تعلیم کا انتظام

☆ مجوزہ تعمیری پروگرام ☆

○ مسجد خدیجۃ الکبریٰ ○ مدرسہ البنات ○ دارالاکامہ ○ لاسبری

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر دامت برکاتہم نے۔ ۶ اپریل ۱۹۹۹ء کو سرکردہ علماء کرام اور معززین شرکی موجودگی میں اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھ کر تعمیر کا آغاز فرمادیا ہے۔ اصحاب خیر سے گزارش ہے کہ نقد رقوم یا تعمیراتی سلامان کی صورت میں زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائکر اس کا خیر میں شریک ہوں۔

----- رابطہ کے لیے -----

(۱) عثمان عمر ہاشمی، کالج روڈ، زیبڈ بلاک پبلیز کالونی گوجرانوالہ۔ فون ۰۵۲۷۳۳۳۵

(۲) حافظ محمد عمار خان ناصر، مرکزی جامع مسجد (شیرانوالہ باغ) گوجرانوالہ۔ فون ۰۵۲۹۶۶۳

(۳) فیصل محبوب، سرتاج فین، جی ٹی روڈ، کنگنی والا گوجرانوالہ۔ فون ۰۵۲۴۹۳۲